مقالۂ خصوصی

اردو سیرت نگاری۔۔۔انقلابی اور تحریکی رجحان

محمد شکیل صدیقی *

ABSTRACT:

The significance of Urdu writing on Seerat un Nabi(SAW) is lies in abundance on publication and variety of topics. In last two centuries plenty of books on Seerat un Nabi (SAW) has been published in Urdu, on which Urdu language can truly be proud. The most Significiant aspect of Urdu Seerah writing in the emergence of new trends and genres of writing on Seerah which give new styles and rhythm to Urdu writing along with promotion of Urdu language, Furthermore it presents Islamic Culture and civilization as comprehensive system of life which is equally comparable with the west. Among other trends in the witting of Seerah " the revolutionary and missionary writing on Seerah" is also glaring feature. An Objective study of the same trend in unique social and cultural perspective of sub continent has been presented in this artical.

تعارف:

مسلم تاریخ نویسی کی شاخ کی حیثیت سے سیرت نگاری(۱)، جو ایک مستقل فن اور صنفِ ادب ہے۔ برعظیم پاک وہند میں بھی اہل دانش وبینش کے مطالعہ وتحقیق اور توجہ کا مرکز رہی ہے اور براعظم پاک وہند کی تاریخ کے مختلف ادوار میں خارجی اور داخلی اثرات سے متاثر ہوتی رہی ہے ان اثرات نے جہاں خطے کے سیاسی وتہذیبی حالات کو متاثر کیا وہیں علوم وفنون اور زبان وادب پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے اس تبدیلی کے نتیجے میں علوم وفنون کی نئی صورت گری سامنے آئی اور سیرت نگاری کا فن بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔۔۔سیرت نگاری کی وہ شکل جو پہلے روایتی، سوانحی، عقیدت مندانہ، ناصحانہ اور محض فضائل ومناقبت تک محدود تھی بدل گئی۔ وقت وحالات کے تقاضوں کے مطابق سیرت نگاری میں بھی نئے مکاتب فکر، نئے رجحانات ومیلانات پروان چڑھے اور سیرتی ادب بھی مواد اور اسلوب کی نئی جہتوں سے روشناس ہوا، خصوصاً برعظیم کی تقسیم کے بعد سیرت نگاری کے نئے افق سامنے آئے اور چند دہائیوں میں اس کے مناظر بھی بدل گئے۔(۲)

* ڈاکٹر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی　　برقی پتا: humera07@live.com

تاریخِ موصولہ: یکم جنوری ۲۰۱۲ء

سیرت نگاری کے منہاج و اسلوب اور میلانات و رجحانات میں ایک رجحان ''انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری'' کا بھی ہے، گزشتہ عشروں میں اس رجحان پر مشتمل سیرت کی متعدد تصانیف منصۂ شہود پر آئیں۔

انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری سے کیا مراد ہے؟ اس کا آغاز کب ہوا؟ اس کے محرکات کیا تھے؟ اور مذکورہ رجحان کی حامل تصانیف اور نمائندہ کتب کون سی ہیں نیز سیرت نگاری کے مذکورہ رجحان کے کیا اثرات و نتائج سامنے آئے؟ زیر نظر مقالے میں ان ہی نکات کو مطالعہ کا موضوع بنایا گیا ہے۔ (انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کا ماخذ قرآن مجید ہے۔ اس کی ابتدا قرآن ہے۔ اشتہاد کے لیے صرف سورۃ الاحزاب کا مطالعہ کافی ہے۔ مدیر)

قرآن کریم میں مسلمانوں کے فرائض و ذمہ داریوں میں ایک فریضہ شہادت حق کا بھی بیان کیا گیا ہے۔

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک 'امت وسط' بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ رہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو۔'' (۳)

شہادت حق کا فریضہ اختیاری نہیں ہے بلکہ عین حکم خداوندی ہے کہ:

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا کی خاطر اٹھنے والے اور ٹھیک ٹھیک راستی کی گواہی دینے والے بنو''۔ (۴)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس ضمن میں تاکید اور تنبیہ بھی فرمائی کہ:

''اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے''۔ (۵)

یہ شہادت حق کی دینی و ایمانی اور روحانی تعلیم اور جذبہ ہی تھا کہ تاریخ کے ہر دور میں مسلمانوں نے اشاعت دین، اقامت دین اور احیائے دین کا فریضہ مختلف عنوانات سے انفرادی اور اجتماعی طور پر انجام دیا تاہم دین کی دعوت واشاعت اور نظام اسلامی کی جدوجہد کرنے والوں نے اپنی اپنی لسانی وثقافتی ضرورتوں اور علمی وفکری فہم اور تقاضوں کے مطابق اپنے تعارف اور شناخت کے لیے مختلف نام اور اصطلاحات کا استعمال کیا(۶)، ان میں ''انقلاب یا انقلابی'' اور ''تحریک یا تحریکی'' کی اصطلاح بھی شامل ہے۔ یہ اصطلاح صرف تعارف اور شناخت ہی کے لیے استعمال نہیں ہوئی بلکہ دینی جماعتوں کے لٹریچر اور روزمرہ استعمال میں بھی لازمی جزو بن گئی۔ ''انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری'' کے رجحان کے مطالعہ سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ اصطلاح کے مفہوم کا اجمالی جائزہ بھی لیا جائے۔

انقلابی اور تحریکی کا مفہوم:

(الف) انقلاب اور انقلابی کا مفہوم

انقلاب عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ق ل ب (قلب) ہے اور اس کے معنی بدلنے، تبدیل کرنے کے ہیں۔ تبدیلی لانے والے یا انقلاب برپا کرنے والے کو انقلابی اور اس عمل کو انقلاب کہتے ہیں۔ (۷)

انقلاب کی اصطلاح اب سیرتی ادب میں بھی کثرت سے استعمال ہوتی ہے بلکہ ایک سیرت نگار نے تو حضور اکرم ﷺ کو دنیا کا سب سے بڑا انقلابی قرار دیا ہے(۸)، مسلمان سیرت نگاروں نے انقلاب اور انقلابی کا مفہوم کتب سیرت میں تفصیل

سے بیان کیا ہے، معروف اسکالر ڈاکٹر خالد علویؒ کے مطابق ''انقلاب ایک ایسا طرز عمل ہے جو کسی حالت و کیفیت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے، انقلاب مکمل تبدیلی اور پورے تغیر کا نام ہے۔ انسانی زندگی یا انسانی معاشرے میں انقلاب سے مراد ایسا عمل ہے جو کسی سوسائٹی کے مروجہ افکار و اطوار کو تبدیل کردے اور اس کی جگہ فکر و عمل کی نئی دنیا آباد کرے۔۔۔انقلاب سے مراد بالعموم ایسا عمل لیا جاتا ہے جس سے کسی معاشرے کا نقشہ بدل جائے۔(۹)

ڈاکٹر علویؒ نے سیرت نبوی ﷺ پر اپنی معروف تالیف ''انسان کامل ﷺ'' میں ''کامیاب ترین داعی انقلاب'' کے عنوان سے تقریباً ۳۴ صفحات پر مشتمل ایک باب مختص کیا ہے جس میں انہوں نے انقلاب اور انقلابی اصطلاح کے جملہ عناصر و لوازم سے تفصیلی بحث کی ہے۔ وہ انقلاب کی مختلف اقسام جزوی یا کلی، انفرادی اور اجتماعی اور تخریبی و تعمیری بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔۔۔''نبی کریم ﷺ جو انقلاب لائے اس کی حیثیت منفرد ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے انقلاب کا مفہوم، اس کا مقصد اس کا طریق کار اور اس کے نتائج یکسر مختلف ہیں۔۔۔یہ انقلاب جزوی نہیں کلی ہے، تخریبی نہیں تعمیری ہے، نفع بخش اور رحمت ہے۔ یہ ایک اجتماعی انقلاب ہے جس کا ہر پہلو رحمت ہے''(۱۰)۔ وہ انقلاب کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''انقلاب سے مراد ایسی سیاسی تنظیم ہے اور ایسی مسلح اور غیر مسلح جدوجہد ہے جس سے باطل مغلوب اور حق غالب ہوجائے۔۔۔انقلاب کی روح رجوع الی اللہ ہے۔ نبی ﷺ کی بعثت کا مقصد حق کو غالب کرنا تھا۔۔۔(۱۱)۔۔۔اسلامی انقلاب کا مقصود ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جو نوع انسانی کی وحدت کے تقدس پر مبنی ہو، اخلاقی جدوجہد کرنے والے اور روحانی الذہن افراد پر مشتمل ہو جن کی جدوجہد کا رخ یہ ہو کہ فرد اور معاشرہ ہر قسم کے خوف و غم سے محفوظ رہیں اور اس معاشرے میں بنائے استحکام محمد رسول اللہ ﷺ سے ایسی وفاداری ہو جس میں کوئی شائبہ شرک فی النبوہ کا نہ ہو، جو معاشرے میں اختلال کا موجب بن سکتا ہو(۱۲)۔۔۔اس معاشرے کو قائم کرنے کے بعد بین الاقوامی سطح پر غلبہ کی جدوجہد کی جائے، غلبہ دین کی عالمی سطح پر سعی کی احتیاج اس لیے لازم ہے کہ وہ تمام معاشرے جو جغرافیائی، نسلی یا معاشی مفاد کی محدود وفاداری پر منظّم ہوتے ہیں وہ دوسرے عام معاشروں کی جانب معاندانہ طرز عمل رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں اس لیے اگر انقلابی تحریک عالمی سطح پر جدوجہد جاری نہیں رکھتی تو مقامی طور پر اس کے باقی رہنے کے امکانات کم رہ جاتے ہیں(۱۳) ڈاکٹر علویؒ کہتے ہیں کہ پوری انسانی تاریخ کا واحد تعمیری انقلاب محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا انقلاب ہے۔(۱۴)

☆ انقلاب کے تصور اور تفہیم کی صراحت ایک اور معروف مذہبی اسکالر خرم مرادؒ نے ان الفاظ میں کی ہے کہ:

''جب ہم انقلاب کا لفظ بولتے ہیں تو ہمارے سامنے صرف یہ بات ہوتی ہے کہ یہ انسان کی پوری زندگی کی بنیادوں یعنی اس کا رخ، سمت، قبلہ اور اس کے پورے ڈھانچے کا پلٹ جانا ہے اس کے معنی کشت و خون یا خون ریزی کے نہیں ہے تاہم اگر اس کی ناگزیر ضرورت ہو تو وہ بھی ہوسکتی ہے(۱۵)، وہ انقلابیت اور انقلابی تحریک کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کی دعوت صرف اتنی نہیں ہے کہ صرف اللہ کی بندگی کرنی ہے بلکہ اللہ کے علاوہ جتنے الٰہ ہیں وہ سب غلط ہیں اوران کا خاتمہ ضروری ہے اسی طرح انبیاء کی دعوت بھی صرف اتنی نہیں ہے اطیعونی یعنی میری اطاعت کرو بلکہ اس کے ساتھ ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ... الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ٥ (ان بے لگام لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور کوئی اصلاح نہیں کرتے۔۔۔الشعراء:۲۔۱۵۱)

یعنی جو لوگ اللہ کی بندگی کی حد سے نکل جانے والے ہیں ان کی بندگی مت کرو۔۔۔گویا مثبت دعوت ہی نہیں بلکہ ایک منفی پہلو بھی ساتھ ساتھ موجود ہے یعنی غیر اللہ کا انکار اور انبیاء کے علاوہ دوسروں کی قیادت سے بغاوت اور ان کی اطاعت نہ کرنا۔۔۔یہ وہ پہلو ہے جو اس انقلابیت کو جنم دیتا ہے جس کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ ہماری تحریک ایک انقلابی تحریک ہے۔(۱۶)

☆ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے بھی سیرت میں انقلاب کی اصطلاح استعمال کی ہے بلکہ سیرت پر ان کی تالیف کا عنوان ''سیرت پاک ﷺ اور انقلاب'' ہے۔کتاب کے مقدمہ بعنوان حرف اول میں انہوں نے انقلاب کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے کہ:

''انقلاب کے لغوی معنی بدلنے کے ہیں اسلام بگڑے ہوئے ناقص نظام زندگی کی جگہ اصلاح شدہ اور مکمل نظام حیات قائم کرتا ہے اس لحاظ سے اسلام کو انقلابی پیغام اور ہادی اسلام ﷺ کی حیات پاک کو۔۔۔جو اسلام کی عملی تفسیر ہے۔۔۔انقلابی حیات کہا جاسکتا ہے''(۱۷)۔تاہم مولانا قاسمی نے اس انقلاب کی نفی کی ہے جس میں موجودہ سیاسی تحریکات میں انقلاب کے مفہوم میں شورشرابا، تخریب کاری اور مفسدہ پردازی اور سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کی ہنگامی جدوجہد شامل ہوگئی ہے اس لیے قدیم علماء انقلاب کے لفظ سے اجتناب کرتے تھے اور اس کے بجائے ''اصلاح'' کی قرآنی اصطلاح استعمال کرتے تھے۔(۱۸)

☆ عصر حاضر کے ایک پرجوش مبلغ اور معروف اسکالر علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیرت پر اپنی تالیف ''سیرت الرسول ﷺ'' کی جلد اول کے باب ہشتم میں مطالعہ سیرت کی انقلابی اور نظریاتی ضرورت کے عنوان سے تصور انقلاب پر روشنی ڈالی ہے،ان کے بقول:

انقلاب سماجی سطح پر مکمل تبدیلی اور مطلوبہ معیار کے طرز زندگی میں ڈھل جانے کا نام ہے۔(۱۹) وہ قرآن اور سیرت نبوی ﷺ کو ہی ہمہ گیر انقلاب کی فکری اور عملی اساس قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قرآن اور سیرت طیبہ کی ہی رہنمائی میں پیغمبرانہ انقلاب کی جدوجہد بعثت سے لے کر حجۃ الوداع تک اپنے تمام مضمرات کے ساتھ اتمام کو پہنچی یہی وجہ ہے کہ انسانیت کو ابدالآباد تک کسی بھی صحت مند انقلاب کے لیے آنحضرت ﷺ کے بعد نہ تو کسی دیگر پیغمبرانہ بعثت کی ضرورت ہے اور نہ قرآن کے بعد کسی دیگر الہامی ہدایت کی حاجت۔چنانچہ قیادت محمدی ﷺ اور ہدایت قرآن اپنے اندر انقلاب کے مطلوبہ نتائج پیدا کرنے کی ضمانت آج بھی اسی طرح رکھتی ہے جس کا

قرون اولیٰ میں مظاہرہ ہو چکا ہے“۔(۲۰)

☆ تنظیم اسلامی کے بانی و معروف مذہبی اسکالر ڈاکٹر اسرار احمد نے سیرت النبیﷺ کا ایک اجمالی مطالعہ فلسفہ انقلاب کے نقطہ نظر سے اپنی کتاب ”منہج انقلاب بنویﷺ“ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ کامل انقلاب کی واحد مثال انقلاب محمدیﷺ ہے وہ کہتے ہیں:

”تاریخ انسانی میں کامل انقلاب (Total Revolution) صرف اور صرف حضرت محمدﷺ نے برپا کیا ہے۔(۲۱) باقی دنیا کے جو انقلاب مشہور ہیں وہ جزوی انقلاب تھے فرانس کے انقلاب سے صرف سیاسی ڈھانچہ بدلا معاشی نہیں بدلا، معاشرتی نہیں بدلا، سیاسی ڈھانچہ میں ایک جزوی تبدیلی یہ آئی کہ صرف ایک پارٹی کے نمائندوں پر مشتمل حکومت کا ایک نظام قائم ہو گیا۔۔البتہ انسانی زندگی کے چھ گوشوں یعنی عقائد، عبادات، اور سماجی رسوم کے علاوہ معاشرتی نظام، معاشی و اقتصادی نظام اور سیاسی نظام کو تاریخ انسانی میں صرف ایک بار بدلا گیا ہے اور یہ بدلا ہے حضرت محمدﷺ نے پس جسے کامل، ہمہ گیر اور گھمبیر Total Revolution کہا جائے تو وہ ہے ہی صرف ایک اور وہ ہے رسول آخر الزماںﷺ کا برپا کیا ہوا انقلاب“۔(۲۲)

انقلاب کے تصور کی وضاحت کے بعد ہم مختصراً تحریک اور تحریکی کے مفہوم کی وضاحت کریں گے۔

(ب) تحریک اور تحریکی کا مفہوم

خرم مرادؒ کا شمار جماعت اسلامی کے اکابرین اور دانشوروں میں ہوتا ہے۔انہوں نے ”کارکن اور قیادت سے۔۔۔ تحریک کے تقاضے“ میں تحریک کے معنی اور تعریف کو اس طرح بیان کیا ہے:

”تحریک کے لغوی معنیٰ کئی افراد کے مجموعے کی طرف سے کسی اجتماعی مقصد کے حصول کے لیے مسلسل عمل اور کوشش کے ہیں، تحریک کا لفظ انگریزی زبان کے لفظ Movement سے لیا گیا ہے۔(۲۳) وہ تحریک کے عناصر و لوازم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”تحریک کے تین اجزاء لازمی ہیں ان میں کوئی ایک بھی غائب ہوگا تو اس کو تحریک نہیں کہا جا سکتا، ممکن ہے کچھ اور کہا جائے۔۔۔ایک یہ کہ اس کے سامنے ایک مقصود ہو، اور وہ مقصود ایسا ہو جو اجتماعی زندگی کو بھی تشکیل دے۔انفرادی مقصد، تحریک کا مقصد نہیں ہوسکتا۔جدید اصطلاحات میں اسے نظریۂ حیات (Ideology) یا ورلڈ ویو (World View) یا اس کائنات میں انسان کا تصور کہا جا سکتا ہے اس کے بغیر اجتماعی مقصد کا تعین ممکن نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس کے اندر اجتماعیت اور تنظیم ہو کسی ایک فرد کی کوشش کو ادبی پیرائے میں تو تحریک کہا جا سکتا ہے کہ یہ شخص اپنی ذات میں ایک تحریک ہے لیکن عام و معروف معنوں میں، تحریک کے لیے اجتماعیت اور تنظیم لازم ہے تیسری چیز یہ ہے کہ اس کے اندر اجتماعی جدوجہد اور کوشش شامل ہو۔یہ تین اجزاء لفظ تحریک کے اندر بنیادی طور پر شامل ہیں۔(۲۴)

خرم مراد نے لفظ تحریک کے استعمال کے آغاز اور انگریزی کے لفظ Movement کے درمیان امتیاز و فرق

اور خصوصیات کو بھی بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

''تحریک کا لفظ ایک نیا لفظ ہے اور اسے ہم نے اپنی ہم عصر تہذیب کی لغت سے اختیار کیا ہے۔۔۔جب تحریک کا لفظ اپنایا گیا تو وہ ایک نیا اور غیر معروف لفظ تھا، یہ لفظ خود قرآن وسنت میں نہیں پایا جاتا تھا لوگوں نے اس پر اعتراضات بھی کیے کہ تحریک کا لفظ اختیار کر کے دراصل دین و مذہب کو سیاسی شکل دینے کی کوشش کی گئی ہے تاہم اب یہ لفظ مشہور ہو گیا ہے اور مقبول بھی ہے۔''(۲۵)

جناب خرم مراد نے ان اعتراضات کا تفصیلی جائزہ بھی لیا اور اس کے جواز کو دلائل سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''موجودہ دور میں اسلام کے تصور کو اجاگر کرنے کے لیے ہم نے لفظ ''تحریک'' اختیار کیا اور اس کے نظائر موجود ہیں۔۔۔ نئے الفاظ کا استعمال مسلمانوں نے ہمیشہ کیا ہے جب بھی ان کو اپنے معنی اور مفہوم کو سمجھانے کی ضرورت پڑی ہے تو انہوں نے اس میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی کہ وہ اپنے مخاطبین کے فہم اوران کی لغت کے لحاظ سے نئے الفاظ استعمال کریں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا کہ ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ اللہ کے پیغام کو واضح کر سکے''۔(۲۶)

ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے، اس نے اپنی ہی قوم کی زبان میں پیغام دیا تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے۔(ابراہیم:۱۴)

یعنی ہم نے جس قوم سے، جس معاشرے سے جس زمانے میں اور دور میں بات کریں گے اس کی زبان ہی میں اس کو بات بہتر طور پر کہی اور سمجھائی جاسکتی ہے۔۔۔اسلامی تحریک، کے لفظ میں اصل لفظ اسلامی ہے۔۔۔اسلامی کا لفظ اس تحریک کے ہر پہلو کی تعریف کرے گا، تشکیل دے گا اور رہنمائی کرے گا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس لفظ کی خاطر اصل اصطلاحات سے دستبردار نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ایمان، جہاد، شہادت حق اور دعوت یہ اصطلاحات بھی ساتھ ساتھ تحریک کے اندر رہنی چاہئیں تاکہ ''تحریک'' کا لفظ خود وہی معنی رکھے جو معنی قرآن وسنت سے آخذ کیے جاسکتے ہیں''(۲۷)۔

جناب خرم مراد تحریک کی پانچ خصوصیات بیان کر کے تحریک اور تحریکی کے اسلامی تصور کو نہایت صراحت کے ساتھ پیش کر کے تحریک کی اصطلاح کی معنویت واہمیت کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے:

☆ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی نے بھی سیرت اور تحریک کے مابین تعلق کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۔۔۔''کوئی نظریہ جب تک فرد کی اصلاح تک محدود رہتا ہے وہ تحریک نہیں بنتا جوں ہی وہ اجتماعی مفاسد کے سدباب اور اجتماعی مصالح کے لیے جدوجہد کی راہ پر گامزن ہوتا ہے وہ تحریکی صورت اختیار کر لیتا ہے پھر اس تحریکی پہلو میں ایک اور قابل غور بات بھی ہے کہ تحریک نام ہے مسلسل عمل کا اور یہ صورت جب ہی قائم رہ سکتی ہے کہ ہر دور میں قائم ہونے والے طاغوتی نظام کو بدلنے کا انقلابی عمل جاری رہے۔۔۔آپ ﷺ نے جو انقلابی تحریک منظم کی اس میں فرد سے لے کر معاشرے تک اور مظلومانہ زندگی سے لے کر فاتحانہ شان تک، حزن وملال سے لے کر فرحت بخش امن وسکون تک، میدان جنگ سے لے کر پرامن شہری زندگی تک کافرانہ معاشرے کے مجبور شہری سے لے کر فلاحی ریاست کے معزز وباوقار فرد تک

انقلابی زندگی کا ہر مرحلہ دکھائی دیتا ہے۔۔۔اسلامی تحریک ایک ایسی انقلابی تحریک ہے جس میں فرد کی سیرت میں شخصی انقلاب سے لے کر بین الاقوامی سطح پر انسانی انقلاب تک کے لیے شاندار اصول اور نتیجہ خیز طریق کار موجود ہے۔۔۔ حضور ﷺ نے جس انقلابی عمل سے مطلوبہ نتائج پیدا کیے وہ اسوہ آج بھی موجود ہے۔ اسلام نام ہے قرآن کی انقلابی تعلیمات اور محمد رسول اللہ ﷺ کے انقلابی طرزِ عمل کا اس اعتبار سے اسلام آج بھی ایک انقلابی تحریک ہے(۲۸)۔۔۔ آنحضور ﷺ کے کارناموں کا سرسری جائزہ بھی یہ ثبوت فراہم کرتا ہے کہ آپ ﷺ کامیاب ترین اور کامل ترین قائد انقلاب ہیں اور جس انقلاب کی طرف آپ نے دعوت دی وہ تاریخ انسانی کی عظیم ترین انقلابی تحریک ہے۔۔۔اسلام ایک انقلابی تحریک ہے کہ اس کا قائد انقلابی، نصب العین غلبہ حق کا انقلابی نعرہ اور اس کا طریق کار انقلابی اور اس کارکن انقلابی اسلام ایک ایسی تحریک ہے جس کے جلو میں عفو و درگزر، شرافت و شائستگی، عظمت انسان اور امن و استحکام موجود ہے۔ اسلامی انقلاب رحمۃ للعالمینی ہے اور اس اعتبار سے دنیا کی کوئی انقلابی تحریک اس کا مقابل نہیں بن سکتی ہے"۔(۲۹)

مذکورہ بالا مطالعہ کی روشنی میں انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے رجحان ایک علمی اور عقلی جواز پر مبنی نظر آتا ہے۔اسی مطالعہ کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ سماجی ناہمواری (ظلم، ناانصافی اور استحصال) اور طاغوتی نظام (خدا کی نافرمانی و سرکشی اور انسان پر انسان کی حکمرانی کا باغیانہ تصور) کے مقابل عدل اجتماعی اور خدا کی حاکمیت کا ہمہ گیر و ہمہ جہت نظریہ و تصور اور اس کا نفاذ "انقلاب" اور انقلاب کا عنوان ہے اس انقلابی نظریہ اور تصور کے نفاذ کے لیے اجتماعی اور منظّم اور مسلسل جدوجہد "تحریک" اور اس کا بہترین طریق کار اور حکمت سیرت نبوی ﷺ ہے۔اسی ترتیب و تنظیم پر مبنی سیرت نگاری کو اگر انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے رجحان کا حامل قرار دیا جائے تو یہ سیرتی ادب میں ایک علمی، فکری اور منطقی ترتیب ہوگی۔

(۲)　انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے محرکات:(۳۰)

برِعظیم پاک و ہند میں انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے پس پردہ محرک ایک زبردست سیاسی و فکری ارتقائی عمل ہے، انیسویں صدی کے نصف آخر میں برِعظیم پاک و ہند میں برطانوی استعمار کا غلبہ و تسلط محض سیاسی نہیں تھا بلکہ تہذیبی بھی تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کو سیاسی و اقتصادی شعبوں میں ہی مسائل و مشکلات درپیش نہیں تھیں بلکہ علوم و افکار اور تہذیب و روایات کی بنیادیں بھی ہل کر رہ گئیں تھیں۔ان حالات میں برطانوی استعماری کے سیاسی اور تہذیبی شکنجے سے آزادی و نجات کے لیے جو کوششیں سامنے آئیں وہ اپنی نہاد میں مختلف نظریات اور طریق کار کی حامل تھیں، ذیل میں ہم ان کا مختصر جائزہ لیں گے۔

i) اس دور میں اولین نام سرسید احمد خان اور ان کی علیگڑھ تحریک کا ہے سرسید احمد خان نے برطانوی استعمار کے سیاسی اور تہذیبی شکنجے سے نجات کے لیے جو نسخہ تجویز کیا وہ فرنگیت نوازی کا نعرہ تھا جس نے تعلیم و تربیت سے لے کر مذہب و اخلاق تک سب کو اسی کی لپیٹ میں لے لیا اس نعرہ کی بنیاد تمام تر اخلاص کے باوجود شکست خوردہ ذہنیت اور سیاسی مرعوبیت پر تھی، جس کے اثرات نے ہر شعبے میں ایسے ہی نتائج پیدا کیے جو تا حال کسی نہ کسی شکل میں آج تک قائم ہیں۔

ii) دوسری طرف اس شکست خوردہ ردِ فعل کے طور پر دیو بند کی درسگاہ قائم ہوئی یہ علیگڑھ اور دیو بند دو متضاد اور مختلف مکاتبِ فکر کے مستقل مراکز بن کر ابھرے۔ایک نے مسلمانوں کو علوم جدید سے آگاہ کر کے اگرچہ ایک درجے میں مفید کام کیا لیکن ساتھ ہی ان میں مغرب کی عملی تقلید اور ذہنی غلامی کا روگ بھی لگا دیا۔۔۔دوسرے نے مسلمانوں کی ذہنی اور علمی میراث بچا کر بجا طور پر ایک خدمت انجام دی تو دوسری طرف مسلمانوں کو موروثی جمود کو برقرار رکھنے اور جدید دنیا کی ضرورتوں اور تقاضوں سے آنکھیں بند کر لیں۔

iii) علیگڑھ اور دیو بند کی طویل کشمکش کے مضمرات کا اندازہ کرتے ہوئے ایک تیسرا مکتبہ فکر، جسے متوازن و معتدل قرار دیا جا سکتا ہے۔وہ لکھنؤ کا ندوۃ العلماء تھا جس نے نصاب تعلیم کو علوم دین اور عربی زبان و ادب کے ساتھ دنیوی مسائل سے آگہی اور ان کے حل کی کوشش کی۔ندوۃ العلماء نے دیو بند اور علیگڑھ کی انتہا پسندیوں کے درمیان ایک مسلک اعتدال کی راہ پیش کی۔

iv) بین الاقوامی حالات میں تبدیلیوں کے اثرات سے بھی برعظیم پاک و ہند محفوظ نہ رہ سکا۔۔۔

جمال الدین افغانی کی اتحاد بین المسلمین کی تحریک اور خلافت عثمانیہ کے خلاف سازشوں اور بالآخر خاتمے نے مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی لہر پیدا کر دی، جس کے اظہار کے لیے سیاسی تحریکوں (تحریک خلافت) نئی قیادت اور نئے افکار اور ان کے اظہار کے مختلف پیرائے و ذرائع استعمال کیے گئے ان میں ابوالکلام آزاد اور اقبال نے ملت اسلامیہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے ایک نے نثر میں کتاب وسنت کا احیاء کیا تو دوسرے نے نظم کے ذریعے اسلام کی باطنی روح کو زندہ و جاوید کیا۔۔۔آزاد اپنی تحریروں اور تقریروں سے بے شمار لوگوں کو فکری دنیاں میں ہلچل پیدا کرنے میں کامیاب رہے لیکن بعد ازاں ان ہی کا فکر و فلسفہ اور عمل ایسی شاہراہ پر گامزن ہو گیا جس کی توضیح ان کے عقیدت مند بھی کرنے سے قاصر نظر آئے البتہ اقبال نے فکر اسلامی کی تشکیل جدید میں نظم و نثر سے ایک ولولہ تازہ پیدا کیا۔

iv) بیسویں صدی کا آغاز متحدہ قومیت اور وطن پرستی کی تحریک سے ہوا جس نے خود مسلمانوں کو تقسیم کر دیا، کانگریس میں شامل مسلمان اور ہندو متحدہ قومیت کو استعمار کی غلامی سے آزادی کا ذریعہ سمجھتے تھے جو بلاشبہ ایک فکری تضاد تھا جس نے مسلمانوں کو کانگریس اور مسلم کانفرنس اور پھر مسلم لیگ میں تقسیم کر دیا، مشترکہ قومیت نے اس وقت کے معروف و مروجہ وطن پرستی کے رجحان کو تقویت دی، مسلم قوم پرستی کی بنیاد پر وطن پرستی کی تحریک زور پکڑ گئی، ہر چند کہ وطن پرستی کی اس تحریک کا محور و مرکز مسلم تہذیب، مسلم نسل و قومیت اور اسلام سے وابستگی کا خوشگوار رجحان شامل تھا لیکن اس کی اٹھان اور پرواز ترکی، ایران، مصر اور عرب وطن پرستی کے رجحان کی حامل تھی۔

v) قومیت اور وطنیت کی اس کشمکش میں خالص اسلام اور دین حق کی اسلامی تحریک کے احیاء کی آواز بلند ہوئی یہ آواز سید

ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تھی انہوں نے متحدہ قومیت کے نام پر ہندوستانی وطن پرستی پر ضرب کاری لگائی جس نے مسلم لیگ کی مسلم قومیت پرستی کی تحریک کو تقویت دی لیکن انہوں نے مسلم قومیت کی کمزوریوں اور اس کے علمبرداروں کی بے اعتدالیوں کی بھی نشاندہی کی اور اپنی کوششوں کا رخ صاف اور بے لاگ اسلام کی دعوت کی طرف موڑ دیا مولانا مودودیؒ کی یہ دعوت نئی نہیں تھی حضرت آدمؑ سے لے کر سید المرسلین خاتم النبین حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء اسی کی دعوت دیتے آئے تھے اور ان کے بعد امت کے تمام مصلحین کے یہی مقصد اور نصب العین پیش نظر رہا۔ مولانا مودودیؒ نے یہ کام ۱۹۳۹ء میں شروع کیا ۱۹۴۱ء تک انفرادی طور پر ایک جریدے (ترجمان القرآن) کے ذریعے اسی کا پرچار کرتے رہے پھر اسی سال (۱۹۴۱ء) دعوت دین کو اقامت دین کی جدوجہد میں ایک اسلامی جماعت کی تنظیم کی صورت میں منظّم کیا۔

vi) مولانا مودودیؒ نے تقسیم ہند کے بعد اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے وطن پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی اور نظام اسلامی کے نفاذ کے لیے دستور کو اسلامی بنیادوں پر تشکیل کے لیے ایک سیاسی اور عملی تحریک و مہم کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں پاکستان کی اسمبلی نے قرارداد مقاصد کی منظوری دی۔

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے اسلامی لٹریچر کی تیاری اور انقلابی و تحریکی جہتوں پر دینی و سیاسی جدوجہد میں مولانا مودودیؒ اور ان کی جماعت کی خدمات یقیناً نمایاں ہیں۔ لیکن پاکستان کی دیگر مذہبی جماعتوں اور قائدین نے بھی اسلامی انقلاب، نظام مصطفیٰ ﷺ اور اسلامی شریعت کے مختلف عنوانات سے علمی و عملی اور سیاسی و آئینی جدوجہد کی جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ مطالعہ کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ سیرتی ادب میں انقلابی اور تحریکی رجحان کا محرک وہ سیاسی و نظریاتی اور فکری ارتقائی عمل ہے جس نے سیرت نگاری میں نہ صرف نئے رجحانات متعارف کرائے بلکہ سیرت رسول ﷺ کو مسلمانوں کے مسائل و مشکلات کے حل کے لیے علمی، عملی اور فکری رہنمائی کا سامان بھی فراہم کیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیرت نگاری میں مذکورہ رجحانات خود ایک انقلاب سے کم نہیں ہے جس نے سیرت کو ایک نئی سمت اور جہت عطا کی۔

انقلابی اور تحریکی کتب سیرت کا مطالعہ:

انقلابی اور تحریکی رجحان کی کتب سیرت کا مطالعہ ہم دو حصوں میں کر سکتے ہیں اول وہ کتب سیرت جو مذکورہ رجحان کی ''نمائندہ'' ہیں یعنی وہ کتب سیرت جو کلیۃً ان ہی مقاصد اور سلوب و رجحان کے مطابق ہیں، دوسری وہ کتب سیرت ہیں جنہیں کلیۃ انقلابی اور تحریکی کتب سیرت میں شمار نہیں کیا جاسکتا ہے تاہم جزوی طور پر اپنے بعض پہلوؤں کے اعتبار سے انقلابی اور تحریکی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں جنہیں ہم انقلابی اور تحریکی رجحان کی ''حامل'' کتب سیرت کی قسم میں شامل کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں دونوں اقسام کی کتب سیرت کا علیحدہ علیحدہ مطالعہ کریں گے۔

(الف) انقلابی اور تحریکی رجحان کی حامل کتب سیرت

اہل دانش اس بات سے اتفاق کریں گے کہ کسی بھی انقلاب اور تحریک کے مقاصد کے حصول کے لیے اس کے متعلق بنیادی معلومات اور حقائق کا علم و آگہی ایک لازمی عنصر ہے اس حوالے سے اردو زبان میں سیرت کی دو ابتدائی کتابیں ایسی ہیں جنہیں ہم انقلابی اور تحریکی مقاصد کے حصول میں بنیادی معلومات کا ماخذ قرار دے سکتے ہیں ان میں تین حصوں پر مشتمل ایک کتاب:

i) علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی ''رحمۃ للعالمین'' ہے اور دوسری کتاب

ii) سات جلدوں پر مشتمل علامہ شبلی نعمانیؒ کی ''سیرۃ النبی ﷺ'' ہے۔

ہم طوالت کے باعث مذکورہ کتابوں کی دیگر خصوصیات میں جائے بغیر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ''رحمۃ اللعالمین'' اپنے اسلوب و بیان اور واقعات صحت جبکہ سیرت النبی ﷺ اپنے مواد اور مقاصد کے اعتبار سے انقلاب اور تحریکی مقاصد کے لیے علم و آگہی کا منبع و سرچشمہ ہے جس کی ایک جھلک خصائص النبی ﷺ کے باب میں دعوت و تبلیغ کی کٹھن دشواریوں اور خطرات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''تلاوت آیات کتنا کٹھن، دشوار اور خطرناک کام تھا اور یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے جسے حضور ﷺ ایسی خوش اسلوبی سے پورا کیا کہ اپنی آواز کو ہر ایک غافل تک پہنچایا ہر ایک غفلت زدہ کو خواب سے چونکایا اور بالآخر سب کو بیدار کر کے چھوڑا۔ آج اگر کوئی شخص تلاوت قرآن کا عمل سہل سمجھتا ہے تو اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مخالفین کے زمرہ میں تلاوت کا کام فی الواقع آج بھی آسان نہیں اور اب اگر کسی قدر سہولت ہوگئی ہے تو یہ اسی تلاوت نبوی ﷺ کی برکت اور اثر ہے''۔(۳۱)

علامہ شبلی نعمانیؒ نے سیرت النبی ﷺ میں متعدد مقامات پر انقلاب اور اسلامی تحریک کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے واقعہ ہجرت مدینہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ جب مکہ سے چلے آئے (مدینہ) تو قریش نے فیصلہ کیا کہ اسلام کو مٹا دیا جائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر تحریک اسلامی قائم رہی تو ایک طرف ان کے مذہب کو صدمہ پہنچے گا، دوسری طرف عرب میں ان کا جو تفوق اور اثر مرجعیت عام ہے سب جاتا رہے گا اسی بنا پر ایک طرف قریش نے خود مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دیں تو دوسری طرف تمام قبائل عرب کو بھڑکایا کہ یہ نیا گروہ اگر کامیاب ہوگیا تو تمہاری آزادی بلکہ ہستی بھی فنا ہو جائے گی''۔(۳۲)

علامہ شبلیؒ نے واقعات سیرت کو عمیق مطالعہ و تحقیق کی روشنی میں اسطرح قلمبند کیا ہے کہ اسلامی تحریک کے کارکن انقلاب اور انقلابی طریقہ کار سے متعلق فہم اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

iii) الرحیق المختوم (۳۳) اردو زبان میں سیرت پر ایک مستند کتاب ہے اگرچہ اس کی تالیف و تصنیف کا بالواسطہ یا بلاواسطہ انقلابی اور تحریکی رجحان سے تعلق نہیں ہے تاہم کتاب کے مولف حضرت مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کا فہم اس کے تصور سے خالی نہیں ہے وہ سیرت نبوی ﷺ کی ضرورت و اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''اگر گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت سیرت النبی ﷺ اور اسوہ محمد ﷺ ہی وہ واحد منبع ہے جس سے عالم اسلام کی زندگی اور انسانی معاشرے کی سعادت کے چشمے پھوٹتے ہیں''۔(۳۴)

ایک اور مقام پر سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت کو اس طرح بیان کیا ہے:

''سیرت نبوی ﷺ درحقیقت اس پیغام ربانی کے عملی پرتو سے عبارت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے انسانی جمعیت کے سامنے پیش کیا تھا اور جس کے ذریعے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں اور بندوں کی بندگی سے نکال کر خدا کی بندگی میں داخل کر دیا تھا''۔(۳۵)

اگر غور کیا جائے تو بین السطور میں انقلاب اور تحریک کی فکر اور رجحان الرحیق المختوم کے مصنف کے ذہن میں واضح طور پر موجود ہے۔

انقلابی اور تحریکی رجحان کی کتب سیرت کا بنیادی مقصد سیرت نبوی ﷺ کو دعوت الی اللہ اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات اور ثمرات دونوں سے تحریک کے کارکنان رہنمائی حاصل کریں، مولانا مبارکپوریؒ نے اسی فکر و فلسفہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

''محمد ﷺ دعوت الی اللہ کے کام پر جمے ہوئے تھے اور متفرق میدان کے پیہم معرکوں میں مصروف تھے۔دنیا آپ ﷺ کے قدموں پر ڈھیر تھی مگر آپ ﷺ تنگی و ترشی سے گزر بسر کر رہے تھے۔اہل ایمان آپ ﷺ کے گرداگرد امن وراحت کا سایہ پھیلائے رہتے تھے مگر آپ ﷺ جہد مشقت اپنائے ہوئے تھے۔مسلسل اور کڑی محنت سے سابقہ تھا مگر آپ ﷺ نے صبر جمیل اختیار کیا تھا رات میں قیام فرماتے تھے اپنے رب کی عبادت کرتے تھے(۳۶)۔۔۔جب اس دعوت نے انسانی زندگی پر اثر دکھایا تو روح انسانی کو وہم خرافات، بندگی وغلامی، فساد وتعفن اور گندگی و انارکی سے نجات دلائی اور معاشرہ انسانی کو ظلم وطغیان پراگندگی و بربادی، طبقاتی امتیازات، ظلم و استبداد اور کاہنوں کے رسوا کن تسلط سے چھٹکارا دلایا اور دنیا کو عفت ونظافت، ایجادات وتعمیرات، آزادی وتجدد، معرفت ویقین، وثوق وایمان، عدالت وکرامت اور عمل کی بنیادوں پر زندگی بالیدگی، حیات کی ترقی اور حقدار کی رسائی کے لیے تعمیر کیا۔۔۔ان تبدیلیوں کی بدولت جزیرۃ العرب نے ایک ایسی بابرکت اٹھان کا مشاہدہ کیا جس کی نظیر انسانی وجود کے کسی دور میں نہیں دیکھی گئی اور اس جزیرے کی تاریخ اپنی عمر کے ان یگانہ روزگار ایام میں اس طرح جگمگائی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں جگمگائی تھی۔(۳۷)

انقلاب اور انقلابی عمل کے لیے جس تحریکی استعداد وصلاحیت، تحرک وفعالیت، عزم واستقامت اور جزبہ وولولے کی ضرورت ہے وہ سیرت وکردار کی تعمیر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اردو زبان میں ایسی متعدد بلند پایہ کتب سیرت بھی موجود ہیں جو انقلابی وتحریکی فکر وعمل کی مذکورہ نشونما کرتی ہیں ان کتب سیرت میں:

(۱) ڈاکٹر محمد عبدالحی کی۔۔۔اسوہ رسول اکرم ﷺ

(۲) سید فضل الرحمٰن کی۔۔۔ہادی اعظم ﷺ

قابل ذکر ہیں قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے شمائل و خصائل، معمولات، تعلیمات اور تمدن و معاشرت کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔''اسوہ رسول ﷺ' چار حصوں اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے معمولات اور احکامات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئیؒ سیرت کی مذکورہ تصنیف کا محرک و مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''موجودہ دور میں جبکہ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں سے مغائرت بڑھتی جارہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے استعمال کررہے ہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دوعالم ﷺ کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے۔۔۔احقر کے دل میں ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کا تقاضا پیدا ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے متعلق ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر حال سے ہو، اور جن کی روشنی میں اتباع سنت کا صحیح مفہوم علمی و عملی طور پر خوب واضح ہوجائے اور جن کی بدولت ہر مسلمان اس بڑھتے الحاد و زندقہ کے ماحول و معاشرے میں اپنے ایمان واسلام کو محفوظ و سلامت رکھ سکے''۔(۳۸)

کتاب کے مواد و مقاصد کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ ڈاکٹر صاحب الحاد و زندقہ کے ماحول و معاشرے کو تبدیل کرکے اسوہ حسنہ ﷺ کی روشنی میں دنیوی اور اخروی فلاح پر مبنی ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کے شائق اور متمنی ہیں جس میں مسلمانوں کے ایمان واسلام کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے اور اس کے لیے آپ قرآن کے بعد سیرت نبوی ﷺ کو بنیادی ذریعہ سمجھتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ سوچ و فکر کو سیرت نگاری میں انقلابی اور تحریکی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

انقلاب اور تحریک کا ایک بنیادی تعلق ''اجتماعیات'' (معاشرہ، Society اور ریاست State) سے بھی ہے اس میں ریاست کے جملہ تمام سیاسی ادارے مقنّنہ، عدلیہ، دفاع، مالیات واقتصادیات اور تمدن سب ہی شامل ہیں۔ اہل دانش اسے سیرت نبوی ﷺ کا اجتماعی پہلو اور Sociologyof Sirah کہتے ہیں(۳۹) اس موضوع پر اردو زبان میں سیرت کی درج ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

(۱) عہد نبوی ﷺ کا نظام حکومت۔۔۔از پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(۲) عہد نبوی ﷺ کا بلدیاتی نظم و نسق۔۔۔از نجمہ راجہ یٰسین

(۳) غزوات نبوی ﷺ کے اقتصادی پہلو۔۔۔از ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(۴) عہد نبوی ﷺ کے غزوات و سرایا۔۔۔از مولانا سعید احمد اکبرآبادی مرتبہ حمیرا ناز

(۵) شریعت عدل واحسان اور نبی آخرالزماں ﷺ۔۔۔از سید مشتاق علی

(۶) رسول اکرم ﷺ اور تعلیم۔۔۔از علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی ترجمہ ارشاد الرحمٰن

(۷) عہد نبوی ﷺ کا اسلامی تمدن۔۔۔از علامہ عبدالحی کتانی ترجمہ وترتیب مولانا رضی الدین فخری

(۸) عہد نبوی ﷺ میں تمدن۔۔۔از پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی

مذکورہ کتب اپنے مواد اور موضوعات کے اعتبار سے مطالعہ سیرت کے خصوصی حوالے سے ایک کامل سماجی انقلاب میں نہایت مفید اور معاون ہیں۔

اردو کتب سیرت میں محمد عنایت اللہ سبحانی کی کتاب ''محمد عربی ﷺ'' (۴۰) اپنے دلنشیں اور اثر انگیز اسلوب کے اعتبار سے ایک منفرد کتاب ہے۔ یہ کتاب انقلابی فکر اور تحریکی روح کی بیداری میں نہایت مفید ہے بالخصوص دعوت دین کی راہ میں ابتلا و آزمائش کے مناظر و واقعات عزیمت و استقامت کی داستان کی اس طرح منظر کشی کی ہے جو زندگی میں جمود و سرد مہری کے بجائے حرکت وحرارت پیدا کرتے ہیں دعوت کے خلاف مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب آپ ﷺ کے چچا ابو طالب پر دباؤ بڑھایا اس موقع پر حضور ﷺ اور چچا ابو طالب کے درمیان جو مکالمہ ہوا اور اس پر فاضل مصنف نے جو تبصرہ کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

''بالآخر ابو طالب نے طے کیا کہ آپ ﷺ کو بلائیں اور کسی طرح دعوت دینے سے روک دیں، کہ یہی دعوت قوم کی عداوت کا سبب تھی، اسی نے قریش کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا تھا اور اسی نے ان کی شان وشوکت کا محل ڈھا کر رکھ دیا تھا۔

چنانچہ محمد ﷺ چچا کے پاس گئے، چچا نے سارا قصہ سنایا اور قریش کا چیلنج بھی بتایا۔ پھر بولے:

''جان عم! خدارا مجھ پر اور اپنی جان پر رحم کھاؤ۔ مجھ پر اتنا بار نہ ڈالو کہ میں سہار نہ سکوں''۔

یہ ایک فیصلہ کن گھڑی تھی اور دنیا بھی سراپا انتظار تھی کہ دیکھیں، اب کیا ہوتا ہے!

کیا محمد ﷺ رب کی پکار سے رخ پھیر لیتے ہیں اور چچا کی پکار پر لبیک کہتے ہیں؟

کیا محمد ﷺ حق کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور دین اسلام سے منہ موڑ لیتے ہیں؟

کیا اب دنیا نور ایمان سے جگمگاتی ہے، یا کفر کی تاریکی ہی چھائی رہتی ہے؟

محمد ﷺ اپنے دردمند چچا کی باتیں سن لیں، کہو اب تمہارا کیا فیصلہ ہے، بولو، اب کیا ارادہ ہے؟

آپ ﷺ نے وہی فیصلہ کیا، جو فیصلہ آپ ﷺ کے رب کا تھا۔ آپ ﷺ نے وہی بات پسند کی جس میں خود خدا کی پسند تھی۔

چنانچہ پورے عزم وہمت سے فرمایا:

''چچا! خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور کہیں کہ میں یہ کام چھوڑ دوں تو یہ ناممکن ہے یا تو یہ کام پورا ہوگا، یا میری جان بھی اسی راہ میں کام آئے گی''۔

اللہ اللہ۔۔۔یہ حق کی طاقت، اور ایمان کی عظمت!

اور یہ باطن کی قوت اور روح کی عظمت!

اب چچا نے بھتیجے کو بہت حیرت اور تعجب سے دیکھا، آپ ﷺ کے عزم و حوصلے کا بڑا اثر ہوا اور وہ ایک گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ مقصد کی یہ دھن اور کام کی یہ لگن! اس راہ میں کیا مصیبتیں آئیں گی؟ اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ قوم کیا سلوک کرے گی؟ اس کی کوئی فکر نہیں۔

پھر محمد ﷺ چچا کے پاس سے اٹھے اور چل دیے، روکنا بہت چاہا، مگر آنکھوں سے آنسو پھوٹ پڑے، اور دل میں ایک ہلچل مچ گئی۔

اب کیا ہوگا؟ اب تو چچا کی آنکھیں بھی بدل گئی ان کے عزم و ہمت نے بھی جواب دے دیا۔ انہوں نے مجھے بے سہارا چھوڑ دینا گوارا کیا آہ۔۔۔

جس چچا نے مجھے سدا کلیجے سے لگائے رکھا، آج مصیبتوں کے طوفان میں اس نے تنہا چھوڑ دیا۔

لیکن ابھی آپ ﷺ کچھ ہی دور گئے تھے کہ چچا نے آواز دی:

’’بھتیجے! ذرا سننا‘‘:

چنانچہ پھر چچا کے پاس گئے۔

چچا نے کہا:

’’بھتیجے جاؤ اور جو دل چاہے کہو! جب تک جان میں جان ہے، میں تمہارے ساتھ ہوں۔

چچا کی زبان سے یہ باتیں سنیں، تو خوشی سے چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکنے لگا، اور سینے میں ایک نیا حوصلہ اور ولولہ موجیں مارنے لگا۔

مشرکوں کے چہرے پر بل آتا ہے، آیا کرے، ان کی تیوری چڑھتی ہے، چڑھا کرے، ہم تو اس راہ میں جان لڑاتے رہی گے اور تاریک دنیا میں نور اسلام پھیلا کر رہیں گے یہ تھا آپ ﷺ کا عزم! اور یہ تھا آپ ﷺ کا حوصلہ!(۴۱)

ہمارے علم و مشاہدے کی حد تک سبحانی صاحب کا یہ انقلاب آفریں اسلوب تحریک میں فعالیت و تحرک میں نہایت کارگر ثابت ہوا، اسلامی تحریکوں نے اس کتاب کو اپنے نصاب میں شامل کیا اور عام قاری بھی کتاب کی ایمانی و روحانی اور وجدانی کیفیت سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکے میرے علم کے مطابق صرف تحریکی حلقوں میں نہیں بلکہ علمی و ادبی حلقوں اور عام قاری میں اس کی اشاعت کو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود آج تک پذیرائی حاصل ہے۔

سیرت کی کتابوں میں ایک کتاب فتح اللہ گولین کی ’’سیرۃ النبی ﷺ‘‘(۴۲) بھی انقلابی اور تحریکی رجحان کی حامل کتاب ہے۔ فاضل مصنف اپنی کتاب میں بھی انقلاب کی اصطلاح استعمال کی ہے اس کا اسلوب جذباتی نہیں، دھیما اور سنجیدہ ہے اس کتاب کو ایک علمی و تحقیقی شاہکار قرار دیا جاسکتا ہے جس سے انقلابی اور تحریکی رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہجرت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فاضل مصنف نے ایک ہی واقعہ میں انقلاب، فلسفہ انقلاب اور اس کی روح کو اس طرح بیان کر دیا ہے۔۔۔

''مدینہ منورہ کی طرف ہجرت رسول اکرم ﷺ اور اسلام کے نقطہ انقلاب کا کردار ادا کرتی ہے۔ ایمان، ہجرت اور مقدس جدوجہد ایک مقدس صداقت کے تین ستون ہیں: ایک ہی چشمے کی تین ٹوٹنیاں ہیں جہاں سے صداقت کے جنگجوؤں کے لے آب حیات بہتا ہے جسے پینے کے بعد وہ اپنا پیغام، بغیر تھکے پہنچاتے ہیں اور جب مخالف پر قابو نہیں پایا جاسکتا تو وہ بغیر گھر، جائیداد اور خاندان کا خیال کیے نئی جگہ کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب میں غزوات کے جائزے سے قبل عقیدہ جہاد اور حضور اکرم ﷺ عسکری قیادت وحکمت کا جائزہ لیا ہے، جہاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''جہاد انبیاء کا ورثہ ہے اور نبوت انہیں پاک صاف کرکے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم کی طرف سر بلند کرنے کا مشن ہے، جہاد اس پیغمبرانہ مشن کو دیا گیا نام ہے جس کے وہی معنی ہیں جو سچ کے لیے شہادت دینے کے ہیں، بالکل اسی طرح ایک مقدمے کا فیصلہ کرنے کے لیے جج گواہوں کا بیان سنتے ہیں چنانچہ وہ جنہوں نے جہاد کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرکے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دی''۔(۴۳)

(۴۴)''محمد ﷺ۔۔۔پیغمبر اسلام'' ایک معروف ادیب، دانشور اور بین الاقوامی تعلقات کے ماہر کانسٹنٹ ورجل جیورجیو کی تصنیف ہے کتاب کی ابتداء میں مسلم دنیا کے معروف اسکالر علامہ محمد اسد کی ایک تحریر بطور مقدمہ شامل ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی سنت مبارک کی اتباع کے تین مراحل بیان کیے ہیں یہ مقدمہ خود سیرت کے انقلابی اور تحریکی تصور کی وضاحت کرتا ہے وہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''اسلام دوسرے راستوں کی طرح ایک راستہ نہیں بلکہ واحد راستہ (صراطِ مستقیم) ہے اور وہ انسان جس نے اس کی تعلیمات سے ہمیں روشناس کریا، وہ انسانی تاریخ کے عظیم رہنماؤں میں سے ایک رہنما نہیں بلکہ ہادی خاص ہیں اس ہادی برحق کے ہر حکم پر عمل کرنا اور ان کے اسوہ کی پیروی کرنا ہی اسلام ہے۔ اسی لیے محمد الرسول اللہ ﷺ کی سنت سے روگردانی یا اسے ترک کرنا فی الواقع حقیقت اسلام سے روگردانی ہوگا۔(۴۵)

کانسٹنٹ ورجل کی کتاب اگرچہ تاریخی اسلوب کی حامل ہے تاہم سلاست، سادگی اور روانی کے باعث اس میں انقلاب اور تحریکی جدوجہد کے لیے غور وفکر کا خزینہ موجود ہے۔

سیرت کے موضوع پر ڈاکٹر علی اصغر چوہدری کی تین جلدوں پر مشتمل کتاب ''حضرت محمد ﷺ'' کا محرک خود چوہدری صاحب کے پیش نظر کیا تھا؟ وہ فرماتے ہیں کہ:

''زندگی کے ہر اضطراب کا بہترین نسخہ سیرت پاک کا مطالعہ ہے اگر اس کو عادت اور اس میں غور وفکر کے شغل کو اپنایا جائے تو یقین کی دولت مل جاتی ہے، ایمان کا نور جلوہ گر ہوتا ہے اور زندگی با مقصد ہونے کے ساتھ ساتھ پر مسرت بھی محسوس ہوتی ہے''۔(۴۶) چوہدری صاحب نے جس غور وفکر کی دعوت دی ہے اگرچہ اس کا اسلوب انقلابی وتحریکی نہیں تاہم

اس میں داعیانِ انقلاب اور تحریکی کارکن کے لیے بھی جذبات کو جلا دینے اور جذبوں کو مہمیز دینے کا سامان موجود ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

''دنیا کی مبارک ترین بندوں کی یہ جماعت مسجد کی تعمیر میں مصروف ہے یہ سب سے پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر میں محمد ﷺ بہ نفس نفیس شرکت فرمائی ہے انھوں نے اس کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی ہے اور اس کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح کام کیا ہے وہ جب کوئی وزنی پتھر اٹھاتے تو صحابہ کرام عرض کرتے ہیں:

''یارسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں آپ ﷺ اس پتھر کو چھوڑ دیں اسے ہم خود اٹھالیں گے۔''

آپ ﷺ مسکرا کر ان کی درخواست قبول فرماتے ہیں اور جب اس پتھر کو صحابہ لے جاتے ہیں تو آپ ﷺ پھر ایک بھاری پتھر اٹھا لیتے ہیں تا کہ اسے مسجد تک پہنچا دیں۔

''تا کہ محنت و مزدوری کو شرف انسانیت کا درجہ مل جائے۔ تا کہ اس کے بعد کسی کو اپنے ہاتھوں سے کام کرتے عار محسوس نہ ہو''۔(۴۷)

انقلابی اور تحریکی رجحان کی حامل ایک اور کتاب معروف دانشور، ادیب اور محقق استاذ الاساتذہ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کی۔۔۔''مقام محمد ﷺ (قرآن حکیم کے آئینے میں)'' ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ سیرت کی یہ کتاب آیات قرآنی کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ ڈاکٹر کشفی نے آیات قرآنی اور سیرت نبوی ﷺ میں مطابقت کی تحقیق کی ہے اور جملہ واقعاتِ سیرت کا آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے اس لیے ایک طرف تو بجا طور پر قرآن سیرت کا اولین و بنیادی مآخذ ہے اور اماں عائشہؓ کا یہ قول کہ قرآن ہی سیرت رسول ﷺ ہے مبنی بر صداقت ہے۔۔۔ڈاکٹر کشفی نے قرآن حکیم میں مومنانہ صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن حکیم نے مومن کی انفرادی اور شخصی خصوصیات اور مسلم معاشرے اور ہیئت اجتماعیہ کے عناصر ترکیبی دونوں کو پیش کیا ہے۔۔۔قرآن حمید کے مطالعہ اور نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ، تبلیغ، امن و جنگ میں آپ ﷺ کی مساعی جمیلہ پر غور کرنے سے ہم پر یہ نکتہ روشن ہوتا ہے کہ اسلام ایسے افراد پر اپنی معاشرتی عمارت تعمیر کرنا چاہتا ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کو اپنی ذات کا مقصد بناتے ہوئے ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین اور وصیت کر کے اجتماعی طور پر اسلام کو نافذ کرتے ہیں''۔

دیانتدار اور صالح قیادت اور نفاذ اسلام ہمارے معاشرے کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے دیگر مقامات پر بھی قرآن حکیم کی روشنی میں اسی معاشرے کے قیام کی نشاندہی کرتے ہوئے بجا طور پر فرمایا اسی معاشرے کے قیام کے لیے اللہ کے رسولوں نے وہ جدوجہد کی جس کی مثال نہیں ملتی ہے اور اس جدوجہد کے لیے انھوں نے سب کچھ قربان کر دیا۔۔۔ رسولوں نے اپنی قوموں اور نبی رحمت ﷺ نے انسانیت کی فلاح و نجات کے لیے کیا کچھ دکھ نہیں جھیلے اور وہ بھی کسی اجر اور معاوضے کے تصور کے بغیر۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی ایک مثال نبی ﷺ کے سفر طائف کی اس طرح بیان کی ہے کہ:

’’حضور ﷺ کا سفر طائف حق وصداقت کی ہزاروں برس کی جدوجہد کا سب سے کڑا اور جان گسل مرحلہ تھا کہ پہاڑوں کے فرشتے نے آپ ﷺ سے آکر عرض کیا کہ اگر آپ ﷺ حکم دیں تو میں ان ظالموں کو پہاڑوں کے درمیان پیس کر دکھ دوں اور رحمۃ العالمین ﷺ نے اس درخواست کے جواب میں اپنے رب سے ان ظالموں کے ایمان لانے کی دعا کی‘‘۔(۴۸)

ڈاکٹر صاحب کے اس اسلوب میں ایک انقلابی اور تحریکی روح کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔’’مقام محمد ﷺ‘ انقلاب وتحریک کی عملی وفکری شعور کو بیدار کرنے والی ایک گرانقدر تصنیف ہے۔

(ب)　انقلابی اور تحریکی رجحان کی نمائندہ کتب سیرت

اس سے ہماری مراد وہ کتب سیرت ہیں جو انقلابی اور تحریکی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئیں اور سیرت پاک ﷺ کو انقلاب وتحریک کا محور ومرکز بنایا گیا۔

ہم مذکورہ کتابوں کو سیرت کے درج ذیل رجحانات میں تقسیم کر سکتے ہیں:(۴۹)

(i)　قرآنیات سیرت

(ii)　ادبیات سیرت

(iii)　اجتماعیات سیرت

(iv)　تعلیمات سیرت

(v)　روحانیات سیرت

قرآنیات سیرت سے ہماری مراد یہ کہ انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے رجحان کی وہ نمائندہ کتابیں جن کی بنیاد قرآن مجید ہے ان کتابوں میں ۔۔۔

۱۔　مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی سیرت سرور عالم ﷺ (دوجلدیں)

۲۔　ڈاکٹر اسرار احمد کی مختصر کتاب انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج (سورۃ الجمعہ کی روشنی میں) اور بڑی حد تک منہج انقلاب نبوی ﷺ۔

۳۔　ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی کی کتاب عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ (قرآن کی روشنی میں)

۴۔　انجینئر خالد مسعود کی کتاب حیات رسول اُمی ﷺ

یہاں یہ ممکن تو نہیں ہے کہ مذکورہ بالا تمام کتب سیرت کے انقلابی اور تحریکی رجحانات کی نشاندہی کی جاسکے تاہم چند اقتباسات سے مذکورہ رجحان کی نشاندہی کی کوشش کریں گے۔

سیرت سرور عالم ﷺ (۵۰) کی جلد اول کے آغاز ہی میں ایک اقتباس کی یہ چند سطور ملاحظہ فرمائیں:

’’اسلامی تحریک کے تمام رہنماؤں میں سے صرف ایک محمد ﷺ ہی وہ تنہا رہنما ہیں جن کی زندگی میں ہم کو اس تحریک کی

ابتدائی دعوت سے لے کر اسلامی اسٹیٹ کے قیام تک اور پھر قیام کے بعد اس اسٹیٹ کی شکل، دستور، داخلی و خارجی پالیسی اور نظم مملکت کے نہج تک ایک ایک مرحلے اور ایک ایک پہلو کی پوری تفصیلات اور نہایت مستند تفصیلات ملتی ہیں۔(۵۱)

مذکورہ بالا اقتباس میں ایک واضح، قطعی اور حتمی بات نہایت اعتماد کے ساتھ بیان کر کے تمام اشکال و ابہام کو (اگر کسی کے ذہنوں میں ہیں) تو دور کر دیا گیا ہے کہ صرف اور صرف محمد ﷺ کی سیرت مستند، محفوظ اور تمام شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہے اور یہ صفت کسی اور رہنما میں نہیں ہے اس لیے عقلی اور منطقی طور پر آپ ﷺ کی سیرت نمونہ ہے۔ سیرت پاک ﷺ کی ایک اور نمایاں ترین خصوصیت جو مذکورہ اقتباس سے متعلق مولانا ایک دوسرے مقام پر ان لفظوں میں بیان کی ہے کہ:

''یہ تاریخی حقیقت ہے کہ محمد ﷺ نے صرف خیالی نقشہ ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس نقشہ پر ایک زندہ سوسائٹی پیش کر کے دکھا دی انہوں نے ۲۳ برس کی مختصر مدت میں لاکھوں انسانوں کو خدا کی حاکمیت کے آگے سر اطاعت جھکانے پر آمادہ کر لیا ان سے خود پرستی چھڑائی اور خدا کے سوا دوسروں کی بندگی بھی۔ پھر ان کو جمع کر کے خالص خدا کی بندگی پر ایک نیا نظام اخلاق، نیا نظام تمدن، نیا نظام معیشت اور نیا نظام حکومت بنایا۔ اور تمام دنیا کے سامنے اس بات کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا کہ جو اصول وہ پیش کر رہے ہیں اس پر کیسی زندگی بنتی ہے اور دوسرے اصولوں کی زندگی کے مقابلے میں وہ کتنی اچھی، کتنی پاکیزہ اور کتنی صالح ہے۔ یہ وہ کارنامہ ہے جس کی بناء پر ہم محمد ﷺ کو سرور عالم کہتے ہیں۔(۵۲)

اس اقتباس میں ایک دعوت اور پیغام ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت محض نظری نہیں عملی ہے اور ایسی عملی ہے جس میں ایک پائیدار انقلاب (تبدیلی) کی سچائی و صداقت موجود ہے۔۔۔ انقلاب کے حوالے سے سیرت کے ایک اور پر اثر پہلو کی منظر کشی سید مودودیؒ نے ان الفاظ میں کی ہے:

''تم جن لوگوں کو فیاضی کے ساتھ تاریخ بنانے والے (Makers of History) کا لقب دیتے ہو وہ حقیقت میں تاریخ کے بنائے ہوئے (Creaturs of History) ہیں دراصل تاریخ بنانے والا پوری انسانی تاریخ میں صرف یہی ایک شخص (محمد ﷺ) ہے دنیا کے جتنے لیڈروں نے تاریخ میں انقلاب برپا کیے ہیں ان کے حالات پر تحقیقی نگاہ ڈالو تو دیکھو گے کہ اس موقع پر پہلے سے انقلاب کے اسباب پیدا ہو رہے تھے اور وہ اسباب خود ہی اس انقلاب کا رخ اور راستہ متعین کر رہے تھے جس کے پیدا ہونے کے وہ متقاضی تھے انقلابی لیڈر نے صرف اتنا کیا کہ حالات کے اقتضاء کو قوت سے فعل میں لانے کے لیے اس ایکٹر کا پارٹ ادا کر دیا جس کے لیے اسٹیج اور کام دونوں پہلے سے متعین ہوں۔ مگر تاریخ بنانے والوں یا انقلاب برپا کرنے والوں کی پوری جماعت میں یہ اکیلا ایسا شخص ہے کہ جہاں انقلاب کے اسباب موجود نہ تھے وہاں اس نے خود اسباب کو پیدا کیا جہاں انقلاب کا مواد موجود نہ تھا وہاں اس کا مواد خود تیار کیا۔ جہاں اس انقلاب کی اسپرٹ اور عملی استعداد نہ پائی جاتی تھی وہاں اس نے خود اپنے مطلب کے آدمی تیار کیے۔ اپنی زبردست شخصیت کو پگھلا کر ہزار ہا انسانوں کے قالب میں اتار دیا اور ان کو ویسا بنایا جیسا وہ چاہتا تھا۔ اس کی طاقت اور قوت ارادی نے خود ہی انقلاب

کا سامان کیا خود ہی اس کی صورت اور نوعیت معین کی اور خود ہی اپنے ارادے کے زور سے حالات کی رفتار کو موڑ کر اس راستے پر چلایا جس پر وہ چلانا چاہتا تھا۔اس شان کا تاریخ ساز اور اس مرتبے کا انقلاب انگیز تم کو اور کہاں نظر آتا ہے۔(۵۳)

آخر میں ہم سیرت سرور عالم ﷺ میں موجود دو واقعات کی نشاندہی کریں گے جو دور نبوی ﷺ کی دعوت عام سے تعلق رکھتے ہیں ایک واقعہ حضور ﷺ کے اخلاقی رعب کا ہے جس کے بارے میں سید مودودیؒ لکھتے ہیں کہ ''قریش حضور ﷺ کو حرم میں نماز کی ادائیگی اور علانیہ قرآن سنانے سے کیوں نہ روک سکے؟ مولانا نے اس کی وجوہات آپ ﷺ کی ابتدائی پاکیزہ زندگی، غیر معمولی شخصیت، راست گوئی اور بے داغ بلند کردار کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس اخلاقی رعب کی وجہ سے آپ ﷺ کے بدترین دشمن بھی آپ ﷺ کے مقابلے میں آکر سٹی گم کر بیٹھتے تھے اور آپ ﷺ کے سامنے دم مارنے کی جرات نہ کر سکتے تھے۔(۵۴)

ایک دوسرا واقعہ ابوجہل کی مرعوبیت کا بیان کیا ہے کہ ''ابوجہل نے اراشی سے اونٹ خریدے لیکن اونٹوں کی رقم ادا نہ کی، اراشی سرداران قریش سے فریاد کرتا رہا لیکن کسی نے سنجیدہ نوٹس نہیں لیا اراشی نے اس کی شکایت حضور ﷺ سے کی آپ ﷺ اٹھے اور ابوجہل کے گھر گئے دروازہ کھٹکھٹایا ابوجہل باہر آیا آپ ﷺ نے کہا کہ اس شخص کا حق ادا کرو، اس نے جواب میں کوئی چون و چراں نہ کی سیدھا اندر گیا اور اراشی کے اونٹوں کی قیمت لاکر اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔(۵۵)

ان دونوں واقعات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ انقلاب اور تحریک کے لیے کس کردار و صفات کی ضرورت ہے اور ظلم کے مقابلے میں مظلوم کی حمایت کی کیا اہمیت ہے انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری میں ان مقاصد اور پہلوؤں کو سید مودودیؒ نے بخوبی اجاگر کیا ہے۔

اکیسویں صدی کے اوائل میں، اردو سیرت نگاری میں طویل عرصہ بعد اگر کوئی ٹھوس سنجیدہ علمی اور تحقیقی کاوش سامنے آئی ہے تو وہ خالد مسعود صاحب کی حیات امی ﷺ ہے خالد صاحب پیشہ کے اعتبار سے تو ایک انجینئر تھے لیکن مولانا امین احسن اصلاحی کے دینی و علمی مکتبہ فکر سے تعلق اور تحریک کی بناء پر وہ مولانا کی خواہش پر قرآن مجید کی روشنی میں ''حیات امی ﷺ'' تصنیف کی ہم نے انقلابی اور تحریکی رجحان کی نمائندہ کتب میں اس لیے شامل کیا ہے کہ اس کا اسلوب و مواد اس رجحان کی بنیاد ہے اور اس کا مدعا و مقصد انقلابی اور تحریک مقاصد تھے وہ خود کہتے ہیں کہ میں نے کوشش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کو دعوت دین کی جدوجہد کے تناظر میں پیش کروں''۔(۵۶)

خالد مسعود صاحب نے ہجرت مدینہ کے بعد مواخات کے واقعہ اور اس کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے داعیان دین کے تعلقات کی جانب ایک لطیف اشارہ کیا جس سے نسلی ولسانی اور عمرانی نفسیات کے تناظر میں بھی سمجھنے کی ضرورت ہے آپ لکھتے ہیں۔''عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی جگہ دوسرے علاقوں سے لوگ آکر کافی تعداد میں بس جائیں اور وہ اس جگہ کی سوسائٹی میں، اس کے بازاروں میں اس کے کاروبار میں بھرپور حصہ لینے کے قابل ہوں تو جلد یا بدیر پہلے سے رہنے والے لوگوں کے اندر ان کے لیے بیزاری اور نفرت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں ان جذبات کو بھڑکا کر قدیم

اور جدید لوگوں کو آپس میں لڑا دینا اس وقت بہت آسان ہوتا ہے جب سازشی عناصر بھی اس جگہ موجود ہوں۔ مدینہ میں یہود ماضی میں اوس وخزرج کے درمیان پھوٹ ڈالنے میں بہت کامیاب رہے تھے اور ان کے سازشی عناصر سے یہ بعید نہ تھا کہ وہ آہستہ آہستہ انصاری نوجوانوں کو مہاجرین کے بالمقابل کھڑا کر دیں اس خطرہ کی پیش بندی اسی طرح ہوسکتی تھی کہ قدیم الاسلام مہاجرین کو متفرق قبائل اور مختلف محلوں میں پھیلا دیا جائے تا کہ وہ ایک طرف انصار کے اندر دین کا حقیقی فہم پیدا کریں اور ان کی تربیت کریں اور دوسری طرف اپنے طرز عمل سے وہ اس بات کو واضح کرتے رہیں کہ وہ انصار کے قدر دان ہیں اور مہاجرین وانصار صرف حق کے علمبردار ہیں ان کی کوئی حقیر دنیاوی اغراض نہیں جن کے باعث وہ عارضی طور پر یکجا ہوئے ہوں بلکہ یہ دونوں اللہ کے دین کے سپاہی ہیں اور ان کا جینا، مرنا ایک ساتھ ہوگا، مواخات کی اسکیم نے مہاجرین وانصار کے درمیان مفاہمت کی فضا قائم کرنے میں بڑی مدد دی۔(۵۷)

انقلاب کی علمبردار تحریکوں، کارکنوں کے لیے مواخات میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر باہمی تعلقات کی اہمیت کا درس موجود ہے۔ کوئی انقلاب اور کوئی تحریک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی جب تک اس کے کارکنوں کے تعلقات انصار ومہاجرین جیسے ایثار وقربانی کے جذبے سے سرشار نہ ہوں قائد تحریک اسلامی محمد رسول اللہ ﷺ کی قیادت ورہنمائی میں اسلامی تحریک کی کامیابی کا ایک اہم محرک یہی مواخات کا جذبہ تھا جس نے دس سال تک مہاجرین وانصار کو طاغوتی طاقتوں کے خلاف بنیان مرصوص بنا کر رکھ دیا۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے رسول اللہ ﷺ کی ہی سیرت کو انقلاب کا ذریعہ قرار دیا ہے ان کی کتاب منہج انقلاب نبوی ﷺ '(۵۸) کا بنیادی موضوع بھی انقلاب اور انقلاب کے مثالی نمونہ حضور ﷺ کی سیرت ہے، ڈاکٹر صاحب نے غزوہ بدر کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس کی روشنی میں حق وباطل کے کشمکش کے درمیان حد فاصل کی وضاحت کی ہے وہ لکھتے ہیں:

''پہلی باقاعدہ جو جنگ ہوئی وہ غزوہ بدر ہے اس معاملے میں اس بحث میں پڑنے کے بجائے کہ جنگ کس نے شروع کی کس نے نہیں کی، آیا اسلام میں صرف دفاعی جنگ کی اجازت ہے یا جارحانہ جنگ یعنی خود حملہ میں پہل کرنا بھی درست ہے، غور طلب بات یہ ہے کہ جناب محمد ﷺ باطل کا قلع قمع کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے یا باطل کو Acknowledge اور تسلیم کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے؟ حق کبھی باطل کو تسلیم اور برداشت کرسکتا ہے؟ اس کی ایک ہی شکل ہوسکتی ہے کہ حق کے نام لیوا بے حمیت اور بے غیرت ہو گئے ہوں، ان کو زندگی زیادہ عزیز ہوگئی ہو تو وہ حق کو مغلوب دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ باطل کا غلبہ گوارا نہیں کیا جائے گا۔۔۔ اگر اہل حق میں کوئی غیرت وحمیت ہے تو وہ حق کا بول بالا کرنے، اسے غالب کرنے اور باطل کو مٹانے، اسے سرنگوں کرنے کی جدوجہد کے لے تن، من، دھن سب کچھ لگا دیں اس راہ میں جان دینے اور سر کٹانے سے زیادہ دنیا میں ان کو کوئی شے محبوب نہ ہوگی۔(۵۹)

ڈاکٹر صاحب کے طرز بیان اور اسلوب سیرت نگاری میں ایک طرف سیرت میں لاحاصل مباحث سے گریز کا پہلو

ہے تو دوسری طرف مقاصد سیرت کے ان پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے جو فی الحقیقت نبوت ورسالت ﷺ کے اصل مقاصد تھے، ہمارے نزدیک یہی انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے عناصر ولوازم ہیں۔

(ج) انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری میں رجحان ساز کتب سیرت

وہ نمائندہ کتب سیرت جنہیں انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری میں ''رجحان ساز'' کتابیں قرار دیا جاسکتا ہے اور جنہوں نے مذکورہ رجحان کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا وہ درج ذیل ہیں:

(۱) حیات طیبہ ﷺ　　از　　محمد عبدالحی

(۲) داعی اعظم ﷺ　　از　　محمد یوسف اصلاحی

(۳) محسن انسانیت ﷺ　　از　　نعیم صدیقی

(۴) رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب　　از　　سید اسعد گیلانی

مذکورہ بالا رجحان ساز کتابوں میں نعیم صدیقی کی محسن انسانیت ﷺ (۶۰) کو سبقت حاصل ہے اسے انقلابی اور تحریکی رجحان کی جامع الصفات کتاب قرار دیا جاسکتا ہے، محسن انسانیت ﷺ اور دیگر کتب سیرت میں ایک جوہری فرق ہے، دیگر کتب میں انقلابی وتحریکی رجحان کی جزوی صفات وخصوصیات ملتی ہیں جبکہ محسن انسانیت ﷺ میں انقلابی اور تحریکی فکر وشعور کو مہمیز دینے والے جملہ تمام عناصر ولوازم، دینی وروحانی جذبہ اور جذبوں کو جنوں اور دلوں کو سوز وگداز دینے والی تحریک، زندگی میں حرکت وحرارت پیدا کرنے والی روانی، وجود کو بیدار ومتحرک کرنے والی لہر، جسم وجان، مال ودولت اور گھر بار کی قربانی کے لیے آمادگی، مقصد کی صداقت پر کامل ایمان اور اس کے حصول کے لیے سعی مسلسل، عملی وتاریخی حقائق وواقعات کی بصیرت اور اثر انگیز اسلوب وبیان کی قدرت بیک وقت موجود ہیں۔

جناب نعیم صدیقی نے مطالعہ سیرت کی اہمیت وخصوصیات اور فن سیرت نگاری کے علم اور اصول میں علامہ شبلی نعمانی سے ایک قدم آگے پیش رفت کی ہے انہوں نے سیرت پاک ﷺ کی ''خصوصیات اور مقاصد سیرت نگاری'' کو موضوع بناتے ہوئے سیرت نگاری کی جہات میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ہم ذیل میں محسن انسانیت ﷺ کے انقلابی اور تحریکی محاسن کو منتخب اقتباسات کے ذریعے واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔جناب نعیم صدیقی نے محسن انسانیت ﷺ کے ساٹھ صفحات پر مشتمل طویل مقدمہ میں سیرت پاک ﷺ اور مقاصد سیرت ﷺ پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:

''میرے نزدیک سیرت پاک ﷺ کے مطالعہ کا ایک ہی مقصد ہے۔۔۔حضور ﷺ کے پیغام کی مشعل ہمارے سامنے اور پوری انسانیت کے سامنے ایک بار پھر نور پاش ہو اور قافلہ زندگی دور حاضر کی تاریکیوں میں اسی طرح جادہ وفلاح کا سراغ پالے جس طرح اسے چھٹی صدی عیسوی کے بحران سے نجات پانے کا راستہ ملا تھا''۔(۶۱)

جناب نعیم صدیقی نے سیرت رسول ﷺ کو جس زاویے سے دیکھا اسے ان خوبصورت جملوں میں بیان کیا ہے:

''محمد ﷺ کی سیرت ایک فرد کی سیرت نہیں ہے بلکہ وہ ایک تاریخی طاقت کی داستان ہے جو انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئی۔ وہ زندگی سے کٹے ہوئے ایک درویش کی سرگزشت نہیں جو کنارے بیٹھ کر محض اپنی انفرادی تعمیر میں مصروف رہا بلکہ ایک ایسی ہستی کی آپ بیتی ہے جو ایک اجتماعی تحریک کی روح رواں تھی وہ محض ایک انسان کی نہیں بلکہ ایک انسان ساز کی روداد ہے۔ وہ عالم نور کے معمار کے کارنامے پر تفصیل اپنے اندر لیے ہوئے ہے، سرور عالم ﷺ کی سیرت غار حرا سے غار ثور تک، حرم کعبہ سے لے کر طائف کے بازار تک، امہات المومنین کے حجروں سے لے کر میدان ہائے جنگ تک، چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے اس کے نقوش بے شمار افراد کی کتاب حیات کے اوراق کی زینت ہیں''۔(۶۲)

حضور ﷺ کی قبل از نبوت زندگی کے واقعات کی جناب نعیم صدیقی نے بھرپور عکاسی کی ہے اور آپ ﷺ کی سیرت کے مقاصد کو نمایاں کیا ہے۔

وہ واقعہ ''حلف الفضول'' کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''پھر اس پاکباز نوجوان کی دلچسپیاں دیکھیے کہ عین بہک جانے والی عمر میں وہ اپنی خدمات اپنے ہم خیال نوجوانوں کی ایک اصلاح پسند انجمن کے حوالے کرتا ہے جو حلف الفضول کے نام سے غریبوں اور مظلوموں کی مدد اور ظالموں کی چیرہ دستیوں کے استیصال (خاتمہ۔مدیر) کے لیے قائم ہوئی تھی اور اس کے شرکا نے اس مقصد کے حلفیہ عہد باندھا۔

آپ ﷺ دور نبوت میں بھی اس کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے کہ:

''اس معاہدے کے مقابلے میں مجھ کو سرخ رنگ کے اونٹ بھی دیے جاتے تو میں اس سے نہ پھرتا اور آج بھی ایسے معاہدے کے لیے کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں''۔(۶۳)

جناب نعیم صدیقی نے سیرت کے سیاسی اور عالمی پہلوؤں کو ''محسن انسانیت ﷺ'' میں خاص طور پر نمایاں کیا ہے ہم یہاں معاہدہ حدیبیہ اور سلاطین عصر کو ارسال کیے جانے والے دعوتی اور تبلیغی خطوط کی اہمیت کا تذکرہ کریں گے۔

''حضور ﷺ کی اسلامی تحریک کی تاریخ میں معاہدہ حدیبیہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کے نتیجے میں حالات کے دھارے نے ایک اہم ترین موڑ مڑا اور تحریک حق ایک ہی جست لگا کر اپنی توسیع کے عوامی دور میں داخل ہو گئی۔ محسن انسانیت ﷺ کی سیاسی بصیرت کی انتہائی معراج کمال اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ درجہ اول کی معاند اور برسر جنگ طاقت کو حضور ﷺ نے کس آسانی سے مصالحت پر تیار کیا اور اس کے ہاتھ کئی برس کے لیے باندھ دیے''(۶۴)۔۔۔قریش جیسے کڑے دشمن کو مصالحت پر لے آنا حضور ﷺ کی سیاست کاری کا ایک نمایاں معجزہ ہے۔(۶۵)

جناب نعیم صدیقی نے سلاطین وقت کے نام حضور ﷺ کے دعوتی و تبلیغی خطوط کی حکمت و مصلحت اور ذہنی و نفسیاتی حقائق کا ایک بصیرت افروز جائزہ اس طرح لیا ہے کہ:

''حق تعالیٰ نے بادشاہوں اور مذہبی طبقوں کے ہاتھوں علاقائی قومیتوں میں بٹی ہوئی انسانیت کے لیے بین الاقوامی

دور کا افتتاح خود محسن انسانیت ﷺ ہی کے ہاتھوں کرایا اور ایک کلمہ صداقت جغرافیائی، نسلی، لسانی اور سیاسی حد بندیوں کو توڑتا ہوا بہت جلد وقت کی معلوم و مربوط دنیا کے تینوں براعظموں پر چھا گیا، سلسلہ انبیاء کے خاتم حضرت محمد ﷺ بین الانسانی دعوت کے ساتھ ٹھیک ایسے زمانے میں کھڑے کیے گئے جبکہ زمانے کی چند کروٹوں کے بعد بارود اور پریس اور بھاپ کی طاقتوں کا ظہور ہونے والا تھا اور معمورہ ارضی نئے ذرائع ووسائل کے بل پر ایک شہر کی طرح مربوط ہونے جارہا تھا۔۔۔ اس موقع کے آنے سے مناسب وقت پہلے اسلام کے نظام حق کی بین الاقوامی دعوت اٹھادی گئی تاکہ انسانیت جوں جوں مادی طور پر قریب ہوتی جائے، ذہنی اور نظریاتی اور اخلاقی و مقصدی لحاظ سے بھی ایک رشتہ مین پروئی جاسکے"۔ نئے دور کو انسانیت کے احترام، بنی نوع آدم کی مساوات، اجتماعی رابطے کے لیے جمہوری تصورات، عقلی و تجربی علوم کی قدر و قیمت کا احساس، تسخیری قویٰ کے جذبہ، بین الاقوامی حقوق اور معاہدات کا احترام خیال اور رائے کی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کا شعور، انصاف کے اساسی اصول اور بعض دوسرے قیمتی اقدار بالواسطہ اسلامی تحریک سے ہاتھ آئیں۔(۶۶) حضور ﷺ نے دوسرے ملکوں کے عوام تک کلمہ حق پہنچانے کے لیے بجائے شاہی درباروں کو کیوں مخاطب فرمایا: اس کی وجہ بالکل واضح ہے۔عوام الناس کے کوئی شہری حقوق اس دور کے بادشاہوں کے مقابلے میں نہ تھے اور انہیں وہ سیاسی آزادی مہیا نہیں تھی جس سے کام لے کر وہ اپنے بارے میں خود کوئی فیصلہ کرسکیں۔ پھر یہ بادشاہتیں اس امر کا موقع دینے پر بھی قطعاً تیار نہ تھیں کہ دوسرے ملک کے اجنبی لوگ آکر ان کی رعیت سے میل جول رکھیں اور ان کو موجودہ مذہب سے برگشتہ کریں ان کے سیاسی اقتدار مروجہ مذاہب کے بل پر ہی چل رہے تھے اور وہ مذہبی پیشواؤں کے طبقوں کا تعاون حاصل کر کے حکمرانی من حیث الکل بدلا جانا ہو اس کے پیمانے اور اقدار، اس کے ذوق اور معیارات ہی یکسر تبدیل کیے جانے ہوں اور جہاں دعوت حق قبول کرنے والوں میں مروجہ نظام کے خلاف باغیانہ رجحان پیدا کر کے نئے نظام کی اقامت کا انقلابی داعیہ ابھارا جانا ہو وہاں کیسے ممکن تھا کہ بادشاہتیں اپنے عوام میں اسلامی دعوت کو چپ چاپ پھیلنے کا موقع دیتیں۔(۶۷)

جناب نعیم صدیقی نے حجۃ الوداع کو "تحریک اسلامی کا اجتماع عظیم" قرار دیتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع کے مختلف پہلوؤں کی تصریح کی ہے انہوں نے خطبہ کو اسلامی تحریک کا بین الانسانی منشور قرار دیتے ہوئے بجا فرمایا کہ:

"جب کبھی اور جہاں کہیں بھی اسلامی تحریک چلے گی اور نظام حق استوار ہوگا اس کی بنیادیں بہر حال انہی اٹل نظریات اور تصورات پر رکھی جائیں گی یہ منشور اسلام کا بنیادی منشور ہے اور اس کی طرف انسانیت کو بلایا جاسکتا ہے ان کلمات حقیقت افروز سے ہٹ کر زندگی کا جو نقشہ بھی بنایا جائے گا۔ وہ غیر اسلامی ہوگا اور کوئی سچا مسلمان اس پر مطمئن اور راضی نہیں ہوسکتا۔ یہی منشور کسوٹی ہے جس پر ہم مسلمان اپنی ہر جماعت کی دعوت اور اپنی ہر قیادت کے کارنامے کو پرکھ سکتے ہیں اور اپنی ایک ایک حکومت کو جانچ سکتے ہیں جس میں اپنے چہرے بھی دکھائی دے سکتے ہیں اور جس میں غیر اسلامی تمدن کا عکس بھی دیکھ سکتے ہیں۔(۶۸)

جناب نعیم صدیقی خطبہ حجۃ الوداع کو مستقبل میں ملت اسلامیہ کا منصوبہ لائحہ عمل قرار دیتے ہوئے دعوت فکر دی ہے اور کیا خوب متوجہ کیا ہے کہ:

''یہ ہمارے محبوب ﷺ کا آخری پیغام ہے اور اس میں ہم مخاطب بنائے گئے ہیں۔اس کی نوعیت پیغمبر پاک ﷺ کی وصیت کی سی ہے اس کے ایک ایک بول پر حضور ﷺ نے درد بھرے انداز سے آواز بلند کی ہے کہ میں نے بات پہنچادی۔ چاہیے کہ اسے پڑھ کر ہماری روحیں تک کانپ جائیں، ہمارے جذبے جاگ اٹھیں، ہمارے دل دھڑکنے لگیں اور ہم اپنی اب تک کی روش پر نادم ہوکر اور کافرانہ نظام کی مرعوبیت کا قلادہ گردنوں سے نکال کر محسن انسانیت ﷺ کا دامن تھام لیں اس مشن کو لے کر اٹھ کھڑے ہوں جس کی کامیابی کے لیے حضور ﷺ نے وہ اذیتیں بھگتی ہیں کہ اتنے بڑے صبر اور حلم کی مثال نہیں ملتی۔(۷۰)

☆ زمانی ترتیب کے اعتبار سے محمد عبدالحی صاحب کی کتاب ''حیات طیبہ ﷺ'' انقلابی اور تحریکی رجحان ساز کتابوں میں اولین کتاب قرار دی جاسکتی ہے۔عبدالحی صاحب نے حضور ﷺ کی نبوت ورسالت اور دعوت وتبلیغ کے مشن کے لیے تحریک اسلامی اور اسلامی تحریک کی اصطلاح ہی استعمال کی ہے۔انہوں نے قبل از نبوت دنیا کے تہذیبی حالات اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''ہر کام کی عظمت کو جانچنے کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ کن حالات میں سرانجام دیا گیا چنانچہ اسلامی تحریک جس زمانے میں اٹھی اور کامیاب ہوئی اس اعتبار سے وہ دنیا کی تاریخ کا عظیم کارنامہ ہے اور اس اعتبار سے آنحضرت ﷺ نے جس قوم کو دنیا میں امامت کے لیے تیار کیا اور اس سلسلے میں گوناگوں مشکلات کو جس طرح سر کیا وہ بھی ایک معجزے سے کم نہیں ہے''۔(۷۱)

''دعوت اسلامی کی مخالفت کی توجیہہ پیش کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں کہ ''ہر تحریک کی توسیع کے ساتھ مخالفت اور کشمکش بھی بڑھتی ہے لیکن اسلامی تحریک کی توسیع اپنے ساتھ مخالفت اور کشمکش کا جو طوفان لاتی ہے وہ اس کے علمبرداروں کے لیے سخت امتحان ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک طرف تو دعوت اسلامی کا تعارف بڑھ رہا تھا اور دوسری طرف داعی حق اور اس کے ساتھیوں کو سخت سے سخت حالات سے گزرنا پڑ رہا تھا''۔(۷۲)

سادہ اور سہل زبان میں یہ مختصر کتاب انقلابی اور تحریکی رجحان ساز کتابوں میں شمار کیے جانے کی بجاطور پر مستحق ہے۔

داعی اور دعوت اور راقامت دین کی اصطلاح انقلاب اور تحریک کا جزلاینفک ہے اس حقیقت کی روشنی میں جناب محمد یوسف اصلاحی صاحب کی کتاب ''داعی اعظم ﷺ'' بلاشبہ ایک رجحان ساز کتاب قرار دی جاسکتی ہے وہ مطالعہ سیرت کو محض علمی ذوق کی تسکین اور کچھ معلومات کے حصول کا ذریعہ نہیں سمجھتے بلکہ آپ کے نزدیک اپنی زندگیوں کو سیرت طیبہ ﷺ کے مطابق ڈھالنا اور اسلام کی دعوت واشاعت کے جذبہ کی تڑپ مطالعہ سیرت ﷺ کا مقصد ہے۔(۷۳)

ہم یہاں ''داعی اعظم ﷺ'' کا ایک اقتباس جو مذکورہ کتاب کے انقلابی اور تحریکی رجحان کی عکاسی کرتا ہے، پیش کرتے ہیں:

’’خدا کے رسول ﷺ نے دین کی اشاعت واقامت کے لیے محض انفرادی کوششیں نہیں کیں بلکہ ایک نہایت مضبوط اور منظّم جماعت بنا کر اجتماعی جدوجہد کی، آپ ﷺ کی بے مثال عظمت وشخصیت سے کون انکار کرسکتا ہے لیکن دین کی اقامت کے لیے آپ ﷺ نے بھی اجتماعی جدوجہد فرمائی، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اجتماعی جدوجہد کے بغیر دین کی اقامت کا فریضہ انجام دینا ممکن نہیں ہے آپ ﷺ نے باطل کے مقابلے میں ایک منظّم جماعت تشکیل دی اور اس جماعت نے کندھے سے کندھا ملا کر باطل کے خلاف جنگ کی خدا کو اس جماعت کی یہ منظّم اور اجتماعی جاںنثاری اور سرفروشی اس قدر پسند آئی کہ اس کو اپنا محبوب قرار دیا۔(۷۴)

انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کی رجحان ساز کتابوں میں ایک اور کتاب جناب اسعد گیلانی صاحب کی ’’رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب‘‘ بھی ہے۔(۷۵) جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ فاضل مصنف نے سیرت رسول ﷺ کو انقلابی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے ابواب کو گیارہ منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، منزل کی اصطلاح مطلوبہ انقلاب کے نشان منزل اور انقلاب کے تدریجی مراحل کا لطیف استعارہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہم ذیل میں صرف دو منزلوں سے منتخب اور مختصر اقتباس پیش کریں گے، ایک کا عنوان انقلابی اسلامی ریاست کی تشکیل ہے جو آٹھویں منزل کا موضوع ہے۔ اس منزل میں فاضل مصنف نے انقلاب کی حقیقت اور اسلامی ریاست کی تشکیل کے جملہ عناصر ولوازم کو موضوع بنایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

’’حضور اکرم ﷺ نے تاریخ انسانیت کی ۲۳ سالہ قلیل ترین مدت میں جو عظیم الشان انقلاب برپا کیا وہ اپنی نوعیت وکیفیت، جدوجہد اور تاریخ کے اعتبار سے اتنا حیران کن ہے کہ اس کی تفسیر تاریخ عالم میں کہیں موجود نہیں ہے جب ہم اس انقلاب کے مختلف پہلو پر غور کرتے ہیں تو حقیقتاً اس کے سوا کسی دوسرے انقلاب پر لفظ ’’انقلاب‘‘ کا اطلاق ہی درست معلوم نہیں ہوتا اگر یہ بات کہی جائے کہ اب تک انسانیت کی تاریخ صرف ایک ہی حقیقی انقلاب سے آشنا ہے تو یہ کوئی مبالغہ آمیز بات نہیں ہے اور نہ اس کا انکار آسان ہے اس لیے کہ اب تک دنیا میں انقلاب کا مفہوم صرف اس قدر سمجھا جاتا ہے انسانوں پر غالب اور مسلط، پہلے اقتدار کو بے دخل کر کے ایک دوسرا اقتدار ان پر مسلط کردیا جائے یہ کام جس قدر اچانک ہو اور جس قدر زیادہ خون خرابہ ہو اس قدر بڑا انقلاب سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ فساد فی الارض، ہلاکت انسانی، ضیاع جان ومال، عزت وآبرو، انسانی بستیوں کی بربادی اور ظالموں کے ایک گروہ کے بعد ظالموں ہی کے کسی دوسرے گروہ کے مسلط ہوجانے سے انسانیت کی قسمت میں وہ کون سا تغیر واقع ہوجاتا ہے جس کی بناء پر اسے انقلاب کہا جاسکے۔‘‘(۷۶)

ریاست کی تشکیل اور اس کی ضرورت واہمیت پر فاضل مصنف نے تفصیلی بحث کی ہے اس کی ایک جھلک ذیل کے اقتباس میں پوری طرح موجود ہے کہ:

’’مکہ میں تیرہ سال تک وہ (اسلامی تحریک) ایک ایسی تحریک تھی جو اپنے لیے ایک زمین کا ایک ریاست کا اور ایک نظم وضبط کا مطالبہ کرتی تھی تاکہ وہ اپنے اصولوں کو عملی طور پر انسانوں کے سامنے پیش کرسکے اور مدینہ میں وہ اول روز سے ہی ایک

ریاست تھی جس کے اندر اس کے تمام اعضاء و جوارح اپنی ابتدائی شکل میں موجود تھے اسلامی نظام کے یوں بھرپور اور زوردار طریقے سے قائم ہو جانے کے بعد اس کے ثمر دنیا نے چکھے اور پھر اس سے متاثر ہو کر جوق در جوق اس میں شامل ہوتے چلے گئے۔ یہ وہ عظیم الشان ریاست تھی جو حضور اکرم ﷺ نے صرف ۲۳ سال کی مدت میں قائم کر کے ایک حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا تھا جو اپنی نوعیت میں منفرد اور ممتاز تھی اور جس کی مثال نہ اس سے پہلے دنیا میں کوئی ریاست قائم ہوئی تھی نہ اس کے بعد ایسی ریاست قائم ہو سکی جبکہ ایسی ریاست کا قیام امت مسلمہ کا فرض ہے اور اس کے قیام کے بغیر مسلمان اپنے مالک کے سارے احکام پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے اور اس کے بغیر ان کی مسلمانی ادھوری رہ جاتی ہے"۔(۷۷)

(د) ادبیات سیرت پر انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے اثرات

انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کا تحریری سرمایہ اردو نثر اور انشاء پردازی کے مثالی نمونے ہیں سیرت نگاروں نے جو زبان و بیان استعمال کی ہے وہ زیر بحث رجحان کے فروغ اور تقویت کی ایک اہم وجہ ہے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو سیرت کے تحریری سرمایہ کو ادبیات سیرت میں ہی شمار کیا جانا چاہیے تاہم اہل دانش نے ادبیات سیرت میں صرف حضور اکرم ﷺ کے خطبات اور مکاتیب کو ایک الگ صنف کے طور پر قبول کیا ہے یہاں یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ سیرت نگاروں نے کمال مہارت اور خوبصورتی کے ساتھ ادبیات سیرت میں بھی انقلابی اور تحریکی پہلوؤں کو تلاش کیا ہے۔ ادبیات سیرت پر اردو زبان میں اگرچہ متعدد تصانیف موجود ہیں لیکن تعداد میں کم ہیں، تاہم خطبات اور مکاتیب کے چند ایسے نمونے ضرور ملتے ہیں جن کے مولفین نے ادبیات سیرت کو انقلابی اور تحریکی اسلوب میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں ہم تین کتابوں کا حوالہ دیں گے جو درج ذیل ہیں۔

(۱) مکتوبات نبوی ﷺ — از مولانا سید محبوب رضوی

(۲) سرور کونین ﷺ کی حفاظت — از حضرت شمس بریلوی

(۳) خطبہ حجۃ الوداع ﷺ — از ڈاکٹر نثار احمد

☆ مکتوبات نبوی ﷺ کے بارے میں فاضل مصنف کے انقلابی افکار و خیالات قابل توجہ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:

"مکتوبات نبوی ﷺ میں لطافت ہے، انشا پردازی ہے، ایجاز و اختصار ہے، انس و محبت کی فضا ہے، ان میں عام انسانی جذبوں کو متاثر کرنے کے جملہ عناصر موجود ہیں، جملے عموماً چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے، خطوط کے الفاظ نہایت معنی خیز ہوتے ہیں، یہ اس عظیم اور انقلاب آفریں شخصیت کی تحریریں ہیں جس نے پوری دنیا کے فکر و تصور کے زاویے بدل دیے تھے۔ جس نے عرب جیسی پس ماندہ قوم کو سارے جہاں کی قیادت بخش دی تھی اس نے ایک دین عطا کیا تھا، ایک طرز حیات سکھایا تھا، ایک نئی سیاست اور ایک نئی تہذیب دی، نیا نظام عدالت بخشا، ایک صحت مند حکومت اور سرگرم عمل دانش عنایت کی، ایسے ضوابط دیے جو پوری دنیا میں انسانوں کے

ایک عظیم گروہ کا چودہ سو برس سے ہر مشکل اور تاریخ کے ہر موڑ پر ساتھ دیتے رہے ہیں (۷۸)۔۔۔ان خطوط میں تبلیغی جذبے کی آبیاری کا سامان بھی ہے اور تزکیہ باطن اور اصلاح نفس کے لیے رہ نمائی بھی موجود ہے اس طرح یہ خطوط انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے اپنے اندر بڑی اہمیت اور ہمہ گیر افادیت رکھتے ہیں اور نسل انسانی کے ہر فرد و بشر کے لیے مشعل راہ اور شمع ہدایت ہیں‘‘۔(۷۹)

مولانا رضوی کا یہ کہنا کہ:

عہد نبوی ﷺ کے انقلاب کو سمجھنے میں مکتوبات گرامی نبوی ﷺ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

اس بات کا ثبوت ہے انقلابی تحریک وفکر میں مکتوبات کی اہمیت ہے اس سے داعیان اسلام کیسے استفادہ کر سکتے ہیں؟

☆ مکتوبات ادبیات سیرت کا تحریری سرمایہ ہے تو خطابت کلامی ذخیرہ ہے۔۔۔حضرت شمس بریلوی نے آپ ﷺ کی کتابت اور خطابت کے حسین امتزاج کو ’’سرور کونین ﷺ کی فصاحت‘‘ میں یکجا کر دیا ہے۔حضرت صاحب نے آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت پر متعدد مقامات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

’’حضور اکرم ﷺ کے کلام معجز بیان سے لاکھوں صفحات معمور ہیں اس سے اسلامی معاشرہ اور تہذیب کی جس طرح تعمیر ہوئی اور ایک فقید المثال عصر نو وجود میں آیا اس کو چند صفحات میں کس طرح بیان کیا جا سکتا ہے (۸۰)۔سرور کونین ﷺ یہ ارشادات گرامی معاشرتی اور تمدنی زندگی کی کامیابی اور کامرانی کا دستور العمل ہیں اور حیات، آخرت، احکام دین، فضائل اخلاق کا بہترین اور بیش بہا سرمایہ ہیں‘‘۔(۸۱)

☆ حضور اکرم ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت کا ایسا شاہکار ہے جس کی کوئی دوسری مثال پیش نہیں کی جا سکتی ہے۔استاد محترم ڈاکٹر نثار احمد صاحب بلاشتہ ادبیات سیرت انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری میں مطابقت پیدا کرنے والے پہلے سیرت نگار اور محقق ہیں انھوں نے خطبہ حجۃ الوداع کو ایک انسانی اور بین الاقوامی منشور کی حیثیت سے جدید علمی تحقیقی، تاریخی اور قانونی دستاویز کے طور پر مرتب کیا اور اس کا تقابلی موازنہ عصر حاضر کے انسانی حقوق کے منشوروں (عالمی منشور حقوق انسانی، میکنا کارٹا، منشور اعظم انگلستان، اعلان حقوق انسانی و باشندگان فرانس ۱۷۸۹ اور نوشتہ حقوق امریکا ۱۷۹۱ء) سے کیا ہے (۸۲)۔ڈاکٹر نثار احمد صاحب نے خطبہ حجۃ الوداع انقلابی اور تحریکی پہلوؤں میں کس طرح مطابقت پیدا کی ہے اس کی ایک جھلک ذیل کے اقتباس سے کی جا سکتی ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ کی تمام تر مبلغانہ مساعی کا حاصل، مسلمانوں کے لے آخری پیغمبرانہ وصیت اور تکمیل دین کا اعلان عام تھا بلکہ عصر حاضر کے حوالے سے دراصل یہی خطبہ عالمی انسانی منشور کی حیثیت رکھتا ہے جس کے ذریعے چار دانگ عالم کو امن و عافیت، تہذیب و معاشرت، صلح و آشتی کے ساتھ ساتھ حقوق آدمیت و انسانیت سے بھی سرفراز کیا گیا۔۔۔اس وقت تک (خطبہ حجۃ الوداع کے موقع تک) نظام اسلامی، نظام ربانی قائم ہو گیا تھا اور جاہلیت کے

تمام آثار وادارت مٹ گئے تھے اور یہ انقلابی حالت دیکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا اور یہ سب ایسی حقیقتیں تھی جو عملاً پردہ تاریخ پر ثبت ہو چکی تھیں لیکن اب اگر کسی آخری رسمی اعلان کی ضرورت باقی تھی تو وہ اس وقت پوری ہوگئی جبکہ ہادی کل، فخر رسل ﷺ نے اسی خطبہ حجۃ الوداع میں اپنی زبان وحی ترجمان سے یہ اعلان فرمادیا کہ۔۔۔آگاہ ہو جاؤ! کہ جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روندی جا چکی ہے اور جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سارے خون اور سلسلہ ہائے انتقام مال واموال باطلہ)اور آثار وعلامت قیامت تک کے لیے کالعدم ہیں۔(۸۳)

ڈاکٹر صاحب کی تالیف ادبیات سیرت میں انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے رجحان میں ہوا کا خوشگوار جھونکا اور بارش کا پہلا قطرہ ہے:

(ہ)اجتماعیات سیرت۔۔۔انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے اثرات

اجتماعیات سیرت کا موضوع بہت وسیع ہے اس میں انسانی مدنیت واجتماعیت کے جملہ تمام امور اور اداروں کو شامل کیا جا سکتا ہے چنانچہ سیرت نگاروں نے عہد نبوی ﷺ اور اس سے قبل کے معاشرتی، سماجی اور سیاسی حالات، جنگی اور دفاعی امور، ریاست اور جملہ ریاستی ادارے سب ہی شامل کیے ہیں یہ ایک خوش آئند حقیقت ہے کہ برعظیم پاک وہند کے سیرت نگاروں نے نہ صرف اجتماعیات سیرت کو موضوع بنایا بلکہ اسے انقلابی اور تحریکی رجحان سے بھی ہم آہنگ کرنے کی کوششیں بھی کی ہیں اس حوالے سے درج ذیل کتب سیرت قابل ذکر ہیں۔

(۱) عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ　از　ڈاکٹر سید لقمان اعظمی ندوی

(۲) عہد نبوی ﷺ میں تمدن　از　پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(۳) مکی اسوہ نبوی ﷺ　از　پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(۴) عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو وارتقاء　از　ڈاکٹر نثار احمد

(۵) عہد نبوی ﷺ کا بلدیاتی نظم ونسق　از　نجمہ راجہ یٰسین

(۶) عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا　از　ڈاکٹر رؤفہ اقبال

(۷) اقضیۃ الرسول ﷺ　از　ڈاکٹر سید لقمان اعظمی ندوی

(۸) رسول اکرم ﷺ　از　ڈاکٹر یوسف القرضاوی

(۹) رسول رحمت ﷺ (تلواروں کے سائے میں)　از　حافظ محمد ادریس

(۱۰) شریعت عدل واحسان اور نبی اخری الزماں ﷺ　از　سید مشتاق علی

ہم انتہائی اختصار سے مذکورہ تصانیف سے ایک ایک اقتباس پیش کر رہے ہیں جس میں مذکورہ بالا تصانیف کے انقلابی اور تحریکی رجحان کی ایک جھلک دیکھی جا سکے۔

☆ ''عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ'' میں ڈاکٹر لقمان اعظمی نے مدینہ کی جغرافیائی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''مدینہ کے دارالہجرت اور مرکز دعوت اسلامی کی حیثیت سے انتخاب میں اہل مدینہ کے اکرام وعزت افزائی اور ان اسرار کے علاوہ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک حکمت یہ بھی تھی کہ مدینہ کو جنگی اور جغرافیائی نقطہ نظر سے ایک مستحکم قلعہ کی اہمیت حاصل تھی''۔(۸۴)

☆ ''عہد نبوی ﷺ میں تمدن'' سیرت پاک ﷺ کی انفرادی اور اجتماعی معمولات کا ایک تفصیلی منظر نامہ ہے جسے فاضل مصنف ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی صاحب نے تحقیق سے رقم کیا ہے، عہد نبوی ﷺ میں لباس سے متعلق تفصیلات کے ذیل میں بیان کرتے ہیں کہ:

''معمولی اور سادہ لباس، پیوند لگے ازار اور پرانے دھرانے جبوں اور پھٹے پرانے کپڑوں کا استعمال بھی ملتا ہے اور خوب ملتا ہے۔وہ دراصل سادہ معاشرت اور سادہ زندگی کو اجاگر کرتا ہے جس کے رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ خوگر تھے۔(۸۵)

☆ مدینہ کی اسلامی ریاست کا قیام اور اس کی جملہ خصوصیات سیرت نگاروں کی دلچسپی کا ایک اہم موضوع رہا ہے ڈاکٹر نثار احمد نے بھی عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو وارتقاء کے موضوع کا جائزہ لیا ہے یہ ڈاکٹر صاحب کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو جدید تحقیق کا نمونہ ہے۔وہ رقم طراز ہیں کہ:

''تاریخی حقائق اس بات کا کافی ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاست و ریاست کے انداز واسالیب میں انقلابی تبدیلیاں فرمائیں اور سخت انتشار بلکہ نراج کے پس منظر سے سیاسی اتحاد کو ابھارا۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے خالص عقیدہ کی بنیاد پر ایک جدید معاشرہ کی تشکیل کی اسے دین کے مثبت اصولوں پر ترقی دی، اخوت، مساوات اور ہمدردی کے رشتوں سے اسے مضبوط و مستحکم کیا اور پھر اس تنظیم پر بالآخر ایک ریاست کو مستحکم وجود بخشا''(۸۶)

☆ ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی کتاب ''مکی اسوہ نبوی ﷺ'' سیرت میں ایک منفرد موضوع کی حامل کتاب ہے جس میں مکی مسلمانوں کی اقلیت، کو موضوع بنایا گیا ہے مکہ میں ۱۳ سالہ دعوت و تبلیغ کی کٹھن وادی میں اسلامی تحریک کو ایک خاندان کے مانند یکجا و متحرک کر کے ان کی فکری تعلیم و تربیت اور ابتلاء و آزمائش میں صبر کی تلقین، صبر آزما مراحل ہی تھے جس نے آگے چل کر اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کی ڈاکٹر صاحب ان مراحل کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

''اسلام کے ابتدائی تیرہ برسوں میں مکی امت اسلامی میں بے مثال اخوت ویگانگت، الفت ومحبت اور اتحاد وسالمیت پیدا ہوئی تھی اور اسی ''شعور امت منفردہ'' نے اس کو ایک متحدہ محاذ کی طرح کام کرنے پر ابھارا۔اس کو رسول اکرم ﷺ کی مثالی قیادت وسیادت میسر تھی، جس کا بدل اور ثانی تاریخ عالم نہیں پیش کر سکی ایمانی قوت نے ان کی صفوں میں اتحاد اور دلوں میں یگانگت پیدا کی، مواخات نے بکھری ہوئی لڑیوں کو ایک ہار میں پرو دیا، مخالف وغالب سماج کی ظالمانہ روش نے ان میں حرکت پیدا کی اور جدوجہد وجہاد کی روح نے قومی وجود میں جلا بھر دی''۔(۸۷)

تعداد کی قلت اور ابتلاء کی کثرت میں انقلابی تحریک کی قیادت اور کارکنوں کے لیے جو راستہ اور لائحہ عمل ڈاکٹر صاحب نے پیش کیا ہے وہ قابل توجہ ہے۔

☆ عدل اور عدلیہ اسلامی ریاست ہی کا بنیادی ادارہ نہیں ہے بلکہ عدل وانصاف ہی پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ ''اقضیۃ الرسل ﷺ'' میں ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی ندوی (۸۸) نے آنحضرت ﷺ نے نبوت کے ۲۳ سالہ دور میں جو فیصلے کیے ان کا احاطہ کیا ہے ہم ظاہری معنوں میں اسے انقلابی اور تحریکی رجحان کی نمائندہ تصنیف تو نہیں کہہ سکتے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب انقلاب اور تحریک کا ضرور موضوع ہے۔

ڈاکٹر اعظمی نے سنت میں قضاء کے آداب کا جائزہ لیتے ہوئے نو آداب کا ذکر کیا ہے۔جس میں سے ایک یہ ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں کی مثال ان سو اونٹوں کی سی ہے جن میں شاید تمہیں سواری کے قابل ایک بھی نہ ملے'' (صحیح البخاری کتاب الرقاق)۔اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام میں لوگ برابر ہیں، یہاں حسب ونسب کی بنیاد پر کوئی معزز اور غیر معزز کوئی ادنیٰ اور کوئی اعلیٰ نہیں ہے جیسے کہ سو اونٹوں میں بھی کوئی سواری کے قابل نہ ہو اور اس لحاظ سے وہ سب برابر ہیں۔۔۔اس لیے قاضی کا فرض ہے کہ وہ فیصلوں میں معزز اور غیر معزز، غلام اور آزاد، بڑے اور چھوٹے اور مالدار اور مفلس میں کوئی فرق نہ رکھے۔اس طرح انسانی معاشرے میں مکمل مساوات کی فضاء پیدا ہوگئی۔'' (۸۹) (اس حدیث سے مساوات کا استنباط، دور کی کوڑی لانے والی بات ہے۔دراصل یہ حدیث انسانوں میں جوہرِ قابل کی کمیابی کی نشاندہی کے لیے ہے۔مدیر)

☆ غزوات نبوی ﷺ پر اردو زبان میں متعدد کتابیں موجود ہیں لیکن ڈاکٹر رووٗفہ اقبال صاحبہ کی عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا، پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے۔فاضل مصنفہ نے عہد نبوی ﷺ کے غزوات کو عصری، سیاسی اور جنگی تہذیب کے تناظر میں جدید علمی وتحقیقی اصولوں کے مطابق پیش کیا۔چنانچہ وہ مقدمہ مین غزوات کے مقاصد کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''ہمارا مقصد نہ سیرت نگاری ہے اور نہ غزاوات وسرایا اور دیگر واقعات کی تفصیل بلکہ حضور ﷺ کی مدنی زندگی کے اس گوشے پر روشنی ڈالنی ہے جو کفار ومشرکین اور معاندین اسلام کے فتنوں اور سازشوں کے دروازے بند کرنے میں گزرا۔'' (۹۰)

انقلابی سیرت نگاری کی تاریخ نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط ہے اس دوران درجنوں کتابیں منصۂ شہود پر آئیں ہم نے اس میں سے چند دستیاب اور منتخب کتب کا مطالعہ پیش کیا ہے اگر چہ یہ موضوع تشنہ اور نا تمام ہے تاہم زیر بحث موضوع کے مطالعہ کی جانب پہلا قدم کہہ سکتے ہیں اس سے قبل کہ ہم مذکورہ موضوع کا حاصل، بیان کریں عہد حاضر کے ایک اور سیرت نگار علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ''سیرت النبی ﷺ'' سے ایک اقتباس پیش کررہے ہیں جس میں موجود انقلابی اور تحریکی رجحان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

''سیرت رسول ﷺ کے مطالعہ سے ہمیں اسلامی انقلاب اور اس کا فلسفہ بھی دریافت کرنا ہوگا اور اس کے خصائص واہداف بھی، اس لیے اسے ایک نظریاتی فلسفہ اور انقلابی سائنس کے طور پر پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے بنابریں سیرت رسول ﷺ کا نظریاتی و انقلابی مطالعہ درج ذیل چھ جہات سے کیا جانا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۱۔ قرآن اور سیرت محمدی ﷺ ہی ہمہ گیر انقلاب کی فکری و عملی اساس ہے۔

۲۔ قرآنی ہدایت کی نتیجہ خیزی اور قانون مشیت الٰہی۔

۳۔ پیغمبرانہ سیرت اور جدوجہد کی نتیجہ خیزی۔

۴۔ سیرت محمد ﷺ کی نتیجہ خیزی ختم نبوت کی بنیاد ہے۔

۵۔ سیرت محمدی ﷺ پیغام الٰہی کا نتیجہ خیز اور انقلابی ابلاغ ہے۔

۶۔ سیرت محمدی ﷺ اور قرآنی عروج وزوال۔(۹۱)

حاصل مطالعہ:

بادی النظر میں انقلاب اور تحریک کی اصطلاح کا تاثر اور تصور مروجہ سیاسی سرگرمیوں اور نعروں تک محدود نظر آتا ہے خصوصاً ہماری قومی سیاست میں انقلاب اور تحریک کا مفہوم اور مقصود و مطلوب اقتدار و اختیارات کے حصول کی کشمکش ہے تاہم معاشرے کے ایک بڑے طبقے میں انقلاب اور تحریک کا وہ شعور بھی موجود ہے جو نظام کی تبدیلی (انقلاب) اور جدوجہد (تحریک) کے لیے سیرت رسول ﷺ جو حقیقت میں قرآن کی عملی تفسیر ہے، کو رول ماڈل سمجھتا ہے۔

برعظیم پاک و ہند کے علماء اور دانشوروں کی دینی، علمی اور سیاسی بصیرت اور فہم ''انقلاب'' اور ''تحریک'' کے بارے میں نہایت واضح اور روشن ہے اور اس کا ثبوت سیرت کا وہ علمی و ادبی سرمایہ ہے جو ان ہی کے رشحات قلم کا شاہکار ہے اور جس کا اجمالی جائزہ صفحات گزشتہ میں پیش کیا گیا ہے اس جائزہ کی روشنی میں انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری میں جو گرانقدر پیش رفت ہوئی ہے اس کے مطابق:

۱۔ اقامت دین اور شہادت حق کے فریضہ کا شعور رکھنے والی احیاء دین کی تحریکوں کے رہنماؤں اور کارکنوں نے حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ اور آپ ﷺ کے طریقہ اور راستے کو انقلاب (تبدیلی) اور جدوجہد (تحریک) کو معیار اور کسوٹی بنایا ہے۔

۲۔ انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری کے نتیجے میں حضور اکرم ﷺ سے تعلق میں بھی ایک تبدیلی آئی ہے اور سیرت کا تصور، عشق وعقیدت کے ساتھ نظام مصطفیٰ ﷺ کا پیغام اور عنوان بھی ٹھیرا ہے۔

۳۔ انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری نے طاغوتی نظام کے خلاف شعور میں اضافہ کیا ہے۔

۴۔ مذکورہ رجحان کے نتیجے میں سیرت کی ایسی علمی اور عملی جہات بھی سامنے آئی ہیں جو جدید مغربی تہذیب اور اداروں کے مقابلے میں یقیناً زیادہ توجہ اور اہمیت کی حامل ہیں۔

۵۔ یہ سیرت کی انقلابی اور تحریکی جہت ہی ہے جس نے خطے کے مسلمانوں کو مغرب اور مغربی تہذیب کی مرعوبیت سے باہر نکالا اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے پیغام اور سیرت کو اصل اور متبادل تہذیب کے طور پر پیش کیا ہے۔

ہم آخر میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ انقلابی اور تحریکی سیرت نگاری نے سیرت رسول ﷺ کی تفہیم سے متعلق علم و آگہی کا ایک مرحلہ بخیر خوبی مکمل کیا ہے تاہم اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس شعور کو طاغوتی، استحصالی اور استعماری قوتوں اور نظام کے خلاف جامع منصوبہ بندی کے ساتھ سیرت نگاری کے انقلابی اور تحریکی فریم ورک میں تشکیل دیا جائے اور اسے آگے بڑھایا جائے اس مقصد کے لیے سیرت کے علمی و تاریخی اور تحقیقی زاویوں اور عملی جہات کو اس طرح پیش کیا جائے کہ سیرت نبوی ﷺ کے مشن و مقاصد یعنی انسانوں پر انسانوں کی حاکمیت ختم کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے اور وطن عزیز سمیت پوری دنیا کو امن و آشتی، اخوت و محبت، انصاف و مساوات اور آزادی و خوشحالی کا ایسا گہوارہ بنا دیا جائے جو انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح اور نجات کا ذریعہ بن جائے۔

مراجع وحواشی

(۱) سیرت نگاری کا شمار اگرچہ تاریخ نویسی کی ایک صنف کے طور پر کیا جاتا ہے جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ مسلم تاریخ نویسی کا آغاز ہی سیرت نگاری سے ہوا۔ ندوی، محمد رضی الاسلام ڈاکٹر، دروس سیرت، نشریات، ص ۲۴، لاہور ۲۰۰۷

(۲) ڈاکٹر محمود احمد غازی نے برعظیم پاک و ہند میں فن سیرت نگاری کے عروج و ترقی کا احوال بیان کرتے ہوئے بجا فرمایا ہے کہ ''برصغیر میں سیرت پر بیسویں صدی میں جن حضرات نے قلم اٹھایا، انہوں نے سیرت پاک کے ایسے ایسے نئے پہلو روشن کیے جو صرف برصغیر کے اہل علم کا خاصہ تھا۔ دنیائے اسلام کے دوسرے علاقوں میں سیرت پاک کے اتنے عمیق، گہرے اور وسیع مطالعے کی مثالیں نہیں ملتیں۔۔۔ سیرت پاک کے ایسے ایسے پہلو قارئین کے سامنے رکھے جن کی طرف گزشتہ تیرہ سو سال میں محققین سیرت اور سیرت نگاروں کی توجہ نہیں ہوئی تھی۔ غازی محمود احمد ڈاکٹر، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران ص ۶۔۶۴۵، لاہور ۲۰۰۷ء

(۳) البقرہ:۱۴۳ (۴) المائدہ:۸ (۵) البقرہ:۱۴۹

(۶) خرم مراد، کارکن اور قیادت سے تحریک کے تقاضے، منشورات، لاہور، ۲۰۰۳ء

(۷) علوی، ڈاکٹر خالد، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل، ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵ء

(۸) ایضاً ص، ۲۲۶ حضور ﷺ کی سیرت کا ایک اساسی، تاریخی اور واقعاتی پہلو جسے مستشرقین بھی تسلیم کرتے ہیں، وہ اعتقادی اور نظریاتی تبدیلی (انقلاب) ہے یہ تبدیلی انقلاب اتنی ہمہ گیر اور ہمہ جہت اور دیرپا ہے کہ سیرت نگاروں نے اسے ایک الگ موضوع بنایا اور اس عنوان کے تحت نہ صرف کتابیں لکھیں بلکہ اپنی تصانیف کو اسی عنوان سے منسوب کیا۔

(۹) خالد علوی (انسان کامل ﷺ) ص ۲۲۶ (۱۱) ایضاً ص ۲۲۹

(۱۲) ایضاً ص ۲۳۰ (۱۳) ایضاً ص ۲۳۳ (۱۴) ایضاً ص ۲۳۳

(۱۵) ایضاً ص ۲۵۸ (۱۶) خرم مراد، ص ۲۵ (۱۷) ایضاً ص ۲۴

(۱۸) قاسمی، مولانا اخلاق حسین، رسول اکرم ﷺ کی انقلابی سیرت، ص ۶، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۱۹۹۰ء (۱۹) ایضاً ص ۶

(۲۰) قادری، ڈاکٹر محمد طاہر، سیرت الرسول ﷺ ص ۲۷۷، منہاج القرآن، لاہور، ۱۹۹۵ء (۲۱) ایضاً ص ۲۳

(۲۲) اسرار احمد، ڈاکٹر، منہج انقلاب نبوی ﷺ تنظیم اسلامی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۸ء ص ۲۳

(۲۳) ایضاً ص ۲۳ (۲۴) خرم مراد، ص ۱۹ (۲۵) ایضاً ص ۱۹

(۲۶) ایضاً ص ۲۵ (۲۷) ایضاً ص ۲۸ (۲۸) ایضاً ص ۲۹

(۲۹) ڈاکٹر خالد علوی (انسان کامل ﷺ ص ۲۵۸ (۳۰) ایضاً ص ۲۵۹

(۳۱) برعظیم پاک وہند میں سیرت نگاری کے انقلابی اور تحریکی رجحان کے اصل محرکات، وہ تاریخی، سیاسی اور تہذیبی پس منظر ہے۔ جب ہندوستان میں مسلمانوں کا سیاسی اقتدار کے انحطاط وزوال شروع ہوا اور جو بالآخر برطانوی استعمار کے کامل اقتدار پر منتج ہوا اس عہد کی تاریخ اور تحریکوں اور کرداروں کو مورخین نے مختلف پیرائے میں بیان کیا ہے اس موضوع پر ایک جامع مطالعہ مولانا مسعود عالم ندوی کا بھی ''برصغیر ہندوپاک میں اسلامی تحریک کی تاریخ'' کے عنوان سے موجود ہے۔ اصلاً تو یہ ایک تقریر ہے جوانہوں نے جماعت اسلامی کے کل پاکستان اجتماع عام منعقدہ کراچی (۱۱ نومبر ۱۹۵۱) کو کی تھی بعدازاں اس تقریر کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہم نے سیرت نگاری میں انقلابی اور تحریکی رجحان کے محرکات کو جاننے کے لیے مولانا ندوی کے مطالعہ پر انحصار کیا ہے۔

(۳۲) منصور پوری، محمد سلیمان سلمان، رحمۃ اللعالمین، ج ۳ ص ۵۱، الفیصل، ناشران، لاہور، ۱۹۹۱ء

(۳۳) نعمانی، علامہ شبلی، سیرت النبی ﷺ، ج اول ص ۳۳۶، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۵ء،

(۳۴) الرحیق المختوم اصلاً عربی زبان میں ہے، یہ وہ کتاب ہے جسے رابطہ عالم اسلامی مکۃ المکرّمہ کے زیراہتمام منعقدہ سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی فاضل مصنف صفی الرحمٰن مبارکپوری ہی نے کیا ہے، بقول پرفیسر عبدالجبار شاکر کے یہ کتاب ترجمہ کے بجائے مستقلاً ایک طبعزاد معلوم ہوتی ہے کتاب المکتبہ السلفیہ لاہور نے ۱۹۹۴ء میں شائع کی۔

(۳۵) صفی الرحمٰن، مبارکپوری (الرحیق المختوم) ص ۳۹ (۳۶) ایضاً ص ۴۱ (۳۷) ایضاً ص ۷۸

(۳۸) ایضاً ص ۳۰۷ (۳۹) ڈاکٹر محمد عبدالحی اسوہ رسول اکرم ﷺ ص ۲۱، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۹۸۰ء

(۴۰) غازی، محمود احمد ڈاکٹر، محاضرات سیرت، ص ۹۶، الفیصل لاہور، ۲۰۰۷ء

(۴۱) یہ کتاب دراصل ایک عربی کتاب کا نقش ثانی ہے جو سیرت نبوی ﷺ پر مشتمل ایک مجموعہ ہے یہ مجموعہ مصر کے محکمہ تعلیم کے نگراں محمد احمد برانق کی نگرانی وسرپرستی میں شائع ہوا۔ اس کتاب کا ترجمہ محمد عنایت اللہ سبحانی نے کیا اور مقبول عام ہوا۔

(۴۲) سبحانی، محمد عنایت اللہ، محمد عربی ﷺ ص ۱۴۵۔۱۴۷، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۷ء

(۴۳) یہ کتاب بھی ترکی زبان سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے کتاب کے مصنف فتح اللہ گولن ترکی کے ایک معروف دانشور اور مبلغ ہیں یہ کتاب آپ کے ان مواعظ کا مجموعہ ہے جو انہوں نے نوجوان نسل کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا تعارف کرانے کے لیے دیے تھے اس کا ترجمہ محمد یونس قریشی اور ایف، نیازی نے کیا ہے۔

(۴۴) فتح اللہ گولن (سیرت النبی ﷺ) ص ۱۹۲۰ء

(۴۵) یہ کتاب رومانیہ نژاد مشہور ادیب کانسٹنٹ ورجل جیورجیو کی ہے جو عقیدے کے اعتبار سے مسیحی تھے لیکن سچائی کی تلاش میں سیرت پاک ﷺ کو اپنے مطالعہ کا موضوع بنایا کتاب کے آغاز میں بطور مقدمہ نامور اسکالر علامہ محمد اسد کی ایک تحریر ہے۔

(۴۶) ورجل جیورجیو، کانسٹنٹ، محمد ﷺ پیغمبر اسلام، ادارہ ترقی فکر، لاہور، ۲۰۰۹ء۔

(۴۷) چوہدری، علی اصغر، ڈاکٹر، حضرت محمد ﷺ (ولادت سے نزول وحی تک) ص ۶، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۹ء

(۴۸) ایضاً ج ۳، ص ۱۵ (۴۹) کشفی، سید محمد ابوالخیر ڈاکٹر، مقام محمد ﷺ، دارالاشاعت، کراچی ۲۰۰۵ء

(۵۰) ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات سیرت کے دوسرے خطبے میں سیرت اور علوم سیرت ایک تعارف، ایک جائزہ، کے عنوان سے سیرت نگاری کو مختلف موضوعات و عنوانات میں تقسیم کیا ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو محاضرات سیرت، ص ۶۷ تا ۱۳۱۔

(۵۱) سیرت سرور عالم ﷺ (دو جلدیں) دونوں جلدوں کا بیشتر مواد سید مودودیؒ کی تفہیم القرآن اور دیگر تحریروں اور تقریروں سے ماخوذ ہے اس کے مرتبین نعیم صدیقی اور عبدالوکیل علوی ہیں۔

(۵۲) مودودیؒ، سید ابوالاعلیٰ مولانا، سیرت سرور عالم ﷺ ص ۱۵، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۸ء   (۵۳) ایضاً ص ۱۶۰

(۵۴) ایضاً ص ۱۱۹۔۱۲۰   (۵۵) ایضاً ص ۵۰۶۔۵۰۷   (۵۶) ایضاً ص ۵۰۷۔۵۰۸

(۵۷) خالد مسعود، حیات امی ﷺ ص ۱۲، گنج شکر پرنٹرز، لاہور، ۲۰۰۳   (۵۸) ایضاً ص ۲۸۰۔۲۸۱

(۵۹) ''منہج انقلاب نبوی ﷺ'' گیارہ خطبات جمعہ کا مجموعہ ہے اس اعتبار سے اگر چہ یہ باضابطہ تالیف یا تصنیف نہیں ہے تاہم کیسٹ سے صفحہ قرطاس پر اس طرح مرتب کیا گیا ہے جس سے ایک تصنیف کا تاثر ملتا ہے۔

(۶۰) اسرار احمد، منہج انقلاب نبوی ﷺ ص ۱۵۷۔۱۵۶، تنظیم اسلامی، لاہور

(۶۱) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ محسن انسانیت ﷺ طباعت واشاعت اور ترتیب و تدوین میں تبدیلی اور نظر ثانی کے مسلسل عمل سے گزرتی رہی ہے۔ فاضل مصنف کے پیش نظر جو خاکہ تھا اس میں اور ناشر نے جو تبدیلیاں کیں اس کے نتیجے میں محسن انسانیت ﷺ کے ابتدائی اور حالیہ ایڈیشنوں میں بڑا فرق ہے ساٹھ کی دہائی میں کتاب کے مصنف نے اسے دو جلدوں میں تقسیم کیا ہے جبکہ کتاب کے ناشر (مکتبہ رحمانیہ سرگودھا ۱۹۶۰) محمد یونس خان کی ناتجربہ کاری نے بھی کتاب کو مختلف عنوانات و موضوعات دے کر تقسیم کیا ہے تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ بعد میں آنے والے ایڈیشن ایک ہی جلد پر مشتمل ہیں اور اسلامک پبلی کیشنز نے طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ پیش کیا ہے۔

(۶۲) نعیم صدیقی، محسن انسانیت ﷺ ص ۵۳، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۷۸ء

(۶۳) ایضاً ص ۵۹   (۶۴) ایضاً ص ۱۲۵   (۶۵) ایضاً ص ۵۰۷   (۶۶) ایضاً ص ۵۱۶

(۶۷) ایضاً ص ۳۲۳۔۳۲۴   (۶۸) ایضاً ص ۳۲۵۔۳۲۶   (۶۹) ایضاً ص ۳۴   (۷۰) ایضاً ص ۳۴۸۔۳۴۹

(۷۱) اسعد گیلانی صاحب کی سیرت پر ایک اور کتاب ''حضور اکرم ﷺ اور ہجرت'' بھی ہے یہ کتاب بھی انقلابی اور تحریکی رجحان کی حامل ہے آپ نے واقعہ ہجرت کو انقلابی اور تحریکی فکر و فلسفہ کے مطابق پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے کتاب کے متعدد عنوانات جیسے ''انقلابی سیرت سازی کا ذریعہ'' اور ''ہجرت اور اسلامی انقلاب'' سے مذکورہ کتاب کے انقلابی اور تحریکی اسلوب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے غالب گمان یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حکمت انقلاب اسی کتاب کا نقش ثانی ہے۔ گیلانی، سید اسعد، رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۱ء   (۷۲) ایضاً ص ۵۴۸۔۵۴۹   (۷۳) ایضاً ص ۵۵۷

(۷۴) عبدالحی صاحب نے یہ کتاب اگست ۱۹۵۴ اور ۱۹۵۵ میں ڈسٹرکٹ جیل رائے بریلی میں اپنی نظر بندی کے درمیان لکھی جیل میں چند کتابوں کے علاوہ کوئی قابل ذکر مواد نہ تھا اس کے باوجود واقعات سیرت کی صحت اور ترتیب و تدوین کے اعتبار سے ایک مکمل اور جامع تصنیف ہے اب تک اس کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جن کی تعداد ایک محتاط انداز کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ ہوگی۔

(۷۵) عبدالحی، محمد، حیات طیبہ ﷺ، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۸ء   (۷۶) ایضاً ص ۹۱

(۷۷) اصلاحی، محمد یوسف، داعی اعظم ﷺ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۹ء   (۷۸) ایضاً ۸۸

(۷۹) رضوی، سید محبوب، مکتوبات نبوی ﷺ ص ۳۸۔۳۹، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۸ء   (۸۰) ایضاً ص ۳۹۔۴۰

(۸۱) بریلوی، حضرت شمس، سرور کونین ﷺ کی فصاحت، ص ۲۱۵، مدینہ پبلشنگ، کراچی، ۱۹۸۴ء   (۸۲) ایضاً ص ۲۳۴

(۸۳) نثار احمد، ڈاکٹر، خطبہ حجۃ الوداع ص ۱۴، بیت الحکمت، لاہور، ۲۰۰۵   (۸۴) ایضاً ص ۲۲۶۔۲۲۷

(۸۵) اعظمی، ڈاکٹر سید محمد لقمان، عہدِ نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ قرآن کی روشنی میں، ص ۵۲، البدر پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۶ء

(۸۶) صدیقی، ڈاکٹر یٰسین مظہر، عہد نبوی ﷺ میں تمدن، ص ۴۲۳، دارالنوادر، لاہور، ۲۰۱۱ء

(۸۷) نثار احمد، ڈاکٹر، عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو وارتقاء، ص ۴۸۱، نشریات لاہور، ۲۰۰۸ء

(۸۸) صدیقی، ڈاکٹر یٰسین مظہر، مکی اسوہ نبوی ﷺ مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی ۲۰۱۰ء

(۸۹) یہ کتاب اندلس کے نامور فقیہ و محدث امام ابوعبداللہ محمد بن فرج المالکی جو ابن الطلاع کے نام سے معروف ہیں، کی شہرۂ آفاق کتاب اقضیہ الرسول ﷺ کا اردو ترجمہ ہے، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی (جو ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اسلام قبول کیا اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ہندوؤں نے مظالم کا نشانہ بنایا اور ۱۹۶۶ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور جامعہ الازہر سے اعلیٰ امتیاز کے ساتھ پی ایچ ڈی کی) نے اسی کتاب کو اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع بنایا اس کتاب کا اردو ترجمہ ادارہ معارف اسلامی لاہور نے شائع کیا، اقضیہ الرسول ﷺ ص ۹، ۱۰ (۹۰) ایضاً ص ۳۴

(۹۱) اقبال، ڈاکٹر روفہ، عہد نبوی ﷺ کے غزوات و سرایا، ص ۲۵، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۹ء

(۹۲) طاہر القادری، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ، ص ۲۷۶، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء

ضمیمہ الف: انقلابی اور تحریکی رجحانات کی حامل کتب سیرت ﷺ

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع	سن اشاعت	صفحات
1	سیرت النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانی	دارالاشاعت، کراچی،	۱۹۸۵ء	
2	رحمۃ للعالمین ﷺ (تین جلدیں)	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری	الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور	1899	1080
3	سیرت النبی ﷺ	فتح اللہ گولین/محمد یونس قریشی، ایف نیاز	جہانگیر بکس کراچی		376
4	سرور کونین ﷺ کی فصاحت	حضرت شمس بریلوی	مدینہ پبلشنگ کراچی	1984	366
5	شریعت عدل واحسان اور نبی آخر الزماں ﷺ	سید مشتاق علی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1987	184
6	محمد عربی ﷺ	محمد عنایت اللہ سبحانی	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1987	471
7	ہادی اعظم ﷺ	سید فضل الرحمٰن	زوار اکیڈمی کراچی	1991	808
8	عہد نبوی ﷺ کا اسلامی تمدن	عبدالحی کیانی/مولانا رضی الدین	ادارہ ترجمان القرآن	1991	488
9	الرحیق المختوم	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری	المکتبہ السّلفیہ، لاہور	1994	786
10	رسول اکرم ﷺ مغربی اہل دانش کی نظر میں	پروفیسر شریف بقا	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1995	280
11	مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	دارالاشاعت، کراچی	2005	238
12	رسول اللہ ﷺ کے مقدس آنسو	ظہیر الدین بٹ	ادارہ ادب اطفال، لاہور	2006	206
13	غزوات نبوی ﷺ کے اقتصادی پہلو	ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی	مشتاق بک کارنر، لاہور	2007	224
14	جلال نبوی ﷺ	عبدالحمید ڈار	منشورات، لاہور	2007	112
15	حضرت محمد ﷺ (۳ جلدیں)	ڈاکٹر علی اصغر چوہدری	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	2007	

16	عہد نبوی ﷺ کا بلدیاتی نظم ونسق	ڈاکٹر رؤفہ اقبال	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	2008	176
17	محمد ﷺ پیغمبر اسلام	کانسٹنٹ ورجل/مشتاق حسین میر	ادارہ ترقی فکر، لاہور	2009	420
18	عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا	مولانا سعید احمد اکبر آبادی	اسلامی ریسرچ اکیڈمی کراچی	2009	239
19	رسول اکرم ﷺ اور تعلیم	ڈاکٹر یوسف القرضاوی	دارالتذکیر، لاہور	2009	264
20	عہد نبوی ﷺ میں تمدن	پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی	دارالنوادر، لاہور	2011	808

ضمیمہ (ب) تحریکی اور انقلابی رجحانات کی نمائندہ کتب سیرت ﷺ

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع	سن اشاعت	صفحات
1	رحمۃ للعالمین ﷺ (تین جلدیں)	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری	الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور	1899	1080
2	النبی الخاتم ﷺ	سید مناظر احسن گیلانی	ادارہ مطبوعات طلبہ، لاہور	1938	138
3	مردوں کی مسیحائی (ذکر رسول اللہ ﷺ)	مولانا عبدالماجد دریا بادی	مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار، لاہور	1943	166
4	حیاتِ طیبہ ﷺ	محمد عبدالحیؒ	اسلامی پبلی کیشنز، لاہور	1955	272
5	محسن انسانیت ﷺ	نعیم صدیقی	مکتبہ رحمانیہ، سرگودھا	1960	392
6	سیرت المختار ﷺ (اردو ترجمہ)	جسٹس ملک غلام علی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1970	175
7	عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو وارتقاء	نثار احمد	نشریات، لاہور	1976	503
8	ذکرِ رسول ﷺ	کوثر نیازی	شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی	1976	168
9	سیرت سرور عالم ﷺ (2 جلدیں)	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	ادارہ اسلامیات، لاہور	1978	764
10	داعی اعظم ﷺ	محمد یوسف اصلاحی	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1978	216
11	مکتوبات نبوی ﷺ	سید محبوب رضوی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1978	270
12	حضور اکرم ﷺ اور ہجرت	سید اسعد گیلانی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1980	210
13	رسول اکرم ﷺ کی حکمتِ انقلاب	سید اسعد گیلانی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1981	672
14	رسول اکرم ﷺ کی جنگی اسکیم	عبدالباری	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1986	216
15	عہد نبوی ﷺ کے غزوات سرایا	رؤفہ اقبال	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1983	247
16	سیرت نبوی ﷺ عبرت ونصیحت کا لازوال خزانہ (اردو ترجمہ)	مصطفیٰ سباعی/مزمل حسین فلاحی	القمر انٹر پرائزز، لاہور	1989	215
17	پیغمبر انقلاب ﷺ، سیرت پاک کا علمی وتاریخی مطالعہ	وحید الدین خان	فضلی سنز، کراچی	1990	208
18	رسول اکرم ﷺ کی انقلابی سیرت	اخلاق حسین قاسمی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1990	264
19	انسانیت کی موجودہ مشکلات اور سیرت رسول ﷺ	اختر حجازی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1989	123
20	محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد	افضل الرحمٰن	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1995	292

21	عہد نبوی ﷺ کا نظام حکومت	یٰسین مظفر صدیقی	الفیصل ناشران کتب، لاہور	1995	136
22	عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ (اردو ترجمہ)	محمد لقمان اعظمی ندوی (ترجمہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)	البدر پبلی کیشنز، لاہور	1996	707
26	انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج سورۃ الجمعہ کی روشنی میں	اسرار احمد	مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور	2002	55
27	حیات رسول ﷺ	خالد مسعود	دار التذکیر، لاہور	2003	597
28	پیغمبر صحرا ﷺ (اردو ترجمہ)	کے گابا (احمد الدین مارہروی)	الفیصل تاجران کتب، لاہور	2007	252
2	نقوش سیرت ﷺ	عتیق الرحمٰن صدیقی	در التذکیر، لاہور	2008	223
30	منہج انقلاب ﷺ	اسرار احمد	تنظیم اسلامی، لاہور	2008	376
31	محمد ﷺ (اردو ترجمہ)	کانسٹنٹ ورجل/ مشتاق حسین میر	ادارہ ترقی، لاہور	2009	420
32	رسول رحمت ﷺ تلواروں کے سائے میں (۳ جلدیں)	حافظ محمد ادریس	مکتبہ احیائے دین، لاہور	2010	344+

(ضمیمہ ب) تحریکی اور انقلابی رجحانات کی نمائندہ کتب سیرت ﷺ

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع	سن اشاعت	صفحات
1	سیرت النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانیؒ	دار الاشاعت، کراچی	1918	2344
2	النبی الخاتم ﷺ	سید مناظر احسن گیلانی	ادارہ مطبوعات طلبہ، لاہور	1938	138
3	مردوں کی مسیحائی (ذکر رسول اللہ ﷺ)	مولانا عبد الماجد دریابادی	مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار، لاہور	1943	166
4	حیاتِ طیبہ ﷺ	محمد عبد الحئی	اسلامی پبلی کیشنز، لاہور	1955	272
5	محسن انسانیت ﷺ	نعیم صدیقی	مکتبہ رحمانیہ، سرگودھا	1960	392
6	سیرت المختار ﷺ (اردو ترجمہ)	جسٹس ملک غلام علی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1970	175
7	عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو و ارتقاء	نثار احمد	نشریات، لاہور	1976	503
8	ذکر رسول ﷺ	کوثر نیازی	شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی	1976	168
9	سیرت سرور عالم ﷺ (2 جلدیں)	سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ	ادارہ اسلامیات، لاہور	1978	764
10	داعی اعظم ﷺ	محمد یوسف اصلاحی	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1978	216
11	مکتوبات نبوی ﷺ	سید محبوب رضوی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1978	270
12	حضور اکرم ﷺ اور ہجرت	سید اسعد گیلانی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1980	210
13	رسول اکرم ﷺ کی حکمتِ انقلاب	سید اسعد گیلانی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1981	672
14	رسول اکرم ﷺ کی جنگی اسکیم	عبد الباری	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1986	216
15	عہد نبوی ﷺ کے غزوات و سرایا	رؤفہ اقبال	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1983	247

16	سیرت نبوی ﷺ عبرت و نصیحت کا لازوال خزانہ (اردو ترجمہ)	مصطفیٰ سباعی/ مزمل حسین فلاحی	القمر انٹر پرائزز، لاہور	1989	215
17	پیغمبر انقلاب ﷺ، سیرت پاک کا علمی و تاریخی مطالعہ	وحید الدین خان	فضلی سنز، کراچی	1990	208
18	رسول اکرم ﷺ کی انقلابی سیرت	اخلاق حسین قاسمی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	1990	264
19	انسانیت کی موجودہ مشکلات اور سیرت رسولؐ	اختر حجازی	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1989	123
20	محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد	افضل الرحمٰن	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	1995	292
21	عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ (اردو ترجمہ)	محمد لقمان اعظمی ندوی (ترجمہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)	البدر پبلی کیشنز، لاہور	1996	707
22	سیرت الرسول ﷺ	محمد طاہر القادری	منہاج القرآن، لاہور	1995	538
23	پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کے علمی پہلو	ابوالکلام آزاد	منشورات، لاہور	2000	197
24	انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج سورۃ الجمعہ کی روشنی میں	اسرار احمد	مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور	2002	55
25	حیات رسول ﷺ	خالد مسعود	دارالتذکیر، لاہور	2003	597
26	پیغمبر صحرا ﷺ (اردو ترجمہ)	کے گابا (احمد الدین مارہروی)	الفیصل تاجران کتب، لاہور	2007	252
27	نقوش سیرت ﷺ	عتیق الرحمٰن صدیقی	درالتذکیر، لاہور	2008	223
28	منہج انقلاب ﷺ	اسرار احمد	تنظیم اسلامی، لاہور	2008	376
29	رسول رحمت ﷺ تلواروں کے سائے میں (۳ جلدیں)	حافظ محمد ادریس	مکتبہ احیائے دین، لاہور	2010	344+
30	انسان کامل ﷺ	ڈاکٹر خالد علوی	الفیصل تاجران کتب لاہور	1974	846
31	سیرت ﷺ کے تقاضے	قاضی حسین احمد	منشورات، لاہور	2002	023
32	غزوہ بدر	علامہ محمد احمد باشمیل	نفیس اکیڈمی، کراچی	1986	287
33	دروس سیرت	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البیوطی	نشریات، لاہور	2007	652
34	خطبہ حجۃ الوداع	ڈاکٹر نثار احمد	بیت الحکمت، لاہور	2005	255